بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق کی انتہا

اصغر میرپوری

☆......نام کتاب : عشق کی انتہا

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

پیارے بھائی محمد اسلم،

محمد اقبال، عابد محمود کے نام

جن سے مجھے بے حد پیار ملا اور

ہر کڑے وقت میں میری مدد کی

پیش لفظ

ہر حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے، بے شمار درود وسلام حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر، اللہ کے فضل وکرم سے آج میرا ایک اور شعری مجموعہ مکمل ہو گیا۔

یہ سب لکھنے سے میرا مقصد نہ تو شہرت حاصل کرنا ہے اور نہ ہی دولت کمانا ہے بلکہ میری تو یہ سوچ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ دیا ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ بانٹ کر انہیں خوشیاں دوں اور ثواب کماؤں ایک دن میرے یہ اشعار ہی نشانی رہ جائیں گے جنہیں شاہد کوئی پڑھے اور مجھے دعا دے۔

میرے کلام کا مطالعہ کرنے سے قبل ایک بات ذہن میں رہے اگر آپ ایک نقاد کی حیثیت سے پڑیں تو شاہد مزہ نہ آئے اگر ایک عام آدمی کی طرح پڑیں گے تو اچھا لگے گا۔

اپنے مجموعہ کلام کے لیے میں نے برطانیہ کے کسی شاعر کی خدمات حاصل نہیں کیں وہ اس لیے کے لوگ اتنے مصروف ہیں اور اتنے نخرے کرتے ہیں کہ ان کے سوا اور کوئی شاعر ہے ہی نہیں۔

اس بارے میں ممنون ہوں جناب پروفیسر منیر احمد یزدانی شعبہ اردو گورنمنٹ کالج میرپور، نگران اعلیٰ کل پاکستان بزم فکر ونظر، کا جنہوں نے میری پہلی تین کتابوں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا ان کے خیالات پڑھ کر میں نے اپنے سخن کو اور نکھارا بلکہ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی وہ اس لیے کے پہلی تین کتابوں میں، میں نے کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی مگر ان کی رائے پڑھ کر میں نے پورے ایک شعری مجموعے کا مواد ضائع کر دیا اور صرف سنجیدہ ''آزاد غزلیں'' رہنے دیں آپ لوگ خود محسوس کرلیں گے اب میری شاعری پہلے سے مختلف ہے اس میں سنجیدہ پن ہے مگر ایک دوست کی خاص فرمائش پر اس میں آخر پر تھوڑا مزاحیہ

لکھ دیا ہے۔

امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ میری ''آزاد غزلیں'' پسند کریں گے اگر ایسا ہو گیا تو سمجھوں گا کہ میری محنت کا پھل مل گیا ہے۔

انگلستان میں ریڈیو، ٹی وی پہ آج کل بہت شاعری ہوتی ہے جو کہ اردو ادب کے لیے ترقی کا سبب بن رہی ہے مگر یہاں بھی شعروادب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا یہ بیماری بڑی پرانی ہے جیسے میر تقی میر اور محمد رفیع سودا، جوش وغیرہ کے دور میں ہوا کرتا تھا۔ موجودہ دور میں بھی اس اختلاف کی ایک زندہ مثال ہمارے سامنے ہے انگلستان کے شاعر ساقی فاروقی صاحب کہا کرتے تھے کہ احمد فراز شاعر نہیں ہیں بلکہ انہیں شاعر کی پہچان نہیں، اسی طرح جناب احمد فراز ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کے ساقی فاروقی کو میں شاعر نہیں مانتا میں تو دونوں بزرگوں کا احترام کرتا ہوں ، بلکہ ریڈیو، ٹی وی پہ ان کا بہت کلام سنا ہے، جب شعروسخن کی دنیا میں ایسی مثالیں ملتی ہیں تو پھر اصغر کون سے باغ کی مُو لی ہے جو لوگ اسے معاف کر دیں گے۔

میں بے حد ممنون ہوں جناب حنیف عثمانی صاحب کا جو بہت ہی اعلیٰ پائے کے سخنور اور بڑا ہمدرد دل رکھنے والے انسان ہیں میں نے جب کبھی بھی ان سے کوئی رائے پوچھی یا کسی غزل کی اصلاح کرانی چاہی تو انہوں نے مجھے کبھی نہیں ٹالا خوشی خوشی ہر بار میری مدد کی ہے یہ سلسلہ کافی سالوں سے چلا آ رہا ہے مگر انہوں نے کبھی بھی احسان نہیں جتایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ضرور اجر دے گا۔ آخری صفحات پر کچھ مزاحیہ اشعار شامل کر دیے گئے ہیں امید ہے پسند آئیں گے۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

میرے مولا مجھ پر اتنا کرم کر دے

میرے مولا مجھ پر اتنا کرم کر دے
مجھے ہر اک نظر میں محترم کر دے

جن لوگوں پر تیری خاص رحمت ہے
ان کے ساتھ اصغر کا بھی نام کر دے

......☆......

لب پہ جب اللہ کا نام آتا ہے

لب پہ جب اللہ کا نام آتا ہے
میرے دل کو بڑا آرام آتا ہے
خالص توحید کی دعوت دیتا ہوں
تو وہابی ہونے کا الزام آتا ہے
خدا کا کوئی شریک نہیں ٹھہراتا
غیر اللہ سے مانگنے کا نہ کام آتا ہے
کملی والے کا جب ذکر ہوتا ہے
تو لب پہ درود وسلام آتا ہے

......☆......

فقط صرف اللہ ہی میرا مددگار ہے

فقط اللہ ہی میرا مددگار ہے
غیر اللہ سے کوئی نہ سروکار ہے

جو لوگ تیری ہی عبادت کرتے ہیں
وہ خوشیوں سے دامن بھرتے ہیں

اپنے پیاروں کو ہمیشہ آزماتا ہے تو
بھٹی میں ڈال کر انہیں سونا بناتا ہے تو

جو نادان تیرے شریک ٹھہراتے ہیں
وہ خود اپنا گھر جہنم میں بناتے ہیں

تیرے ہاں کالے گورے کی نہ تفریق ہے
تو ہر صاحب ایمان کا رفیق ہے

......☆......

اللہ کے بندے ہو تو انسان بن کے رہو
دنیا میں انسانیت کی پہچان بن کے رہو

اگر چاہتے ہو لوگ تمہیں خرد مند جانیں
تو سب کے سامنے انجان بن کے رہو

دنیا مسافر کی منزل نہیں گزرگاہ ہے
تم سب لوگ یہاں مہمان بن کے رہو

کسی کے دل میں اپنی چاہت جگاؤ
پھر اس کے دل کا ارمان بن کے رہو

تنہائی کا احساس نہ ہونے پائے
اپنے آپ میں ایک انجمن بن کے رہو

......☆......

جس کے ساتھ ماں کی دعا ہوتی ہے
اس کے مقدر میں جنت کی ہوا ہوتی ہے

ماں کی گود سے جسے اچھا درس ملے
وہی جانتا ہے ماں کی قدر کیا ہوتی ہے

اولاد غموں کو کبھی چھپا نہیں سکتی
ماں بچوں کی ہر بات سے آشنا ہوتی ہے

جن لوگوں کی مائیں دنیا میں نہیں ہیں
ان سے کبھی پوچھو کہ ماں کیا ہوتی ہے

جس بیٹی کو ماں سے حیا کا زیور ملتاہے
زندگی کے سفر میں وہ بیٹی باحیا ہوتی ہے

جسے اپنی ماں کی دعا مل جائے اصغر
اس بیٹے کے ساتھ رب کی رضا ہوتی ہے

......☆......

جو وعدہ نبھانے کی ٹھان لیتے ہیں
اپنے سر پر ہم باندھ کفن لیتے ہیں

موسم سرما کی طویل راتوں کو
تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

کسی کو ہم سے کتنا پیار ہے
اس کا چہرہ پڑھ کر جان لیتے ہیں

کوئی دوست گر ہمارا دل مانگے
پل بھر میں بات مان لیتے ہیں

زندگی میں گر غموں کی دھوپ ہو
صبر کا سائبان سر پہ تان لیتے ہیں

......☆......

میں اسے نہ اس کا پیار چاہتا ہوں
عمر بھر کے لیے اک دلدار چاہتا ہوں

شائد وہ اپنی کشتی میں بٹھا لے
حیات کا سمندر کرنا پار چاہتا ہوں

وہ مجھے گرداب میں چھوڑ دے گا
پھر بھی کرنا اس کا اعتبار چاہتا ہوں

اس کے ہجر میں جل کر دیکھ لیا
اب اس یار کا کرنا دیدار چاہتا ہوں

میری خوشیوں کو خزاں کھا گئی
زندگی میں اب فصل بہار چاہتا ہوں

......☆......

میرے پیار میں جو دنیا سے ماورا تھی
اس کے سوا اور نہ کوئی دل کی دعا تھی

اس کے ساتھ سال بھی پل لگتے تھے
اس سے دور رہ کر زندگی سزا تھی

غصے میں جب کبھی وہ روٹھ جاتی
لگتا تھا جیسے زندگی مجھ سے خفا تھی

جیون میں اب خوشیاں نہ سکوں ہے
لگتا ہے جیسے وہ سب اس کی عطا تھی

اب کس کے ساتھ میں اپنے درد بانٹوں
دنیا میں ایک وہی تو میری غم آشنا تھی

......☆......

تیرے بن میں نئے سال میں اداس ہوں
کیا بتاؤں آج کل میں اداس ہوں

اگر تو بُرا نہ مانے تو عرض کروں
کر دے ایک فون کال میں اداس ہوں

میں نے تیری امانت تجھے لٹانی ہے
آجا اپنے درد سنبھال میں اداس ہوں

پڑوسن سے دل لگا کر بھی دیکھ لیا
دیکھ لو پھر بھی ہر پل میں اداس ہوں

تجھے بھلانے کی خاطر کیا کیا نہ کیا
کیسا بھی ماحول ہو ہر حال میں اداس ہوں

......☆......

کیا بتائیں کیسے وقت گزارہ کرتے ہیں
تجھ سے ملنے کی دعا یارا کرتے ہیں

دن بھر تصور میں تجھ سے باتیں کرنا
رات تنہائی میں تجھے پکارا کرتے ہیں

زیست کہ ساگر میں طوفاں آہیں تو کیا
گرداب میں دوست سے نہ کنارا کرتے ہیں

جن کی باتیں دل کی گہرائی تک نہ پہنچیں
ان کا ساتھ کہاں ہم گوارا کرتے ہیں

ہم نے تو تمہیں اپنا سچا یار سمجھا
مصیبت میں یار یار کو نہ بے سہارا کرتے ہیں

......☆......

دردِ دل کی اس نے ایسی دعا دی ہے
من میں زندگی کی لہر دھرا دی ہے

سنا ہے وہ آئیں گے میری عیادت کو
ابھی سے انتظار کی شمع جلا دی ہے

جانے کیسا طلسم تھا اس کی آنکھ میں
ایک نظر میں میری ہمت بڑھا دی ہے

یہ سب اس کی دعاؤں کا اثر ہے شائد
جس نے اصغر کی زندگی بڑھا دی ہے

اصغر کے پیار کو قبول کریں یا ٹھکرا دیں
ہم نے دل کی بات انہیں بتا دی ہے

......☆......

جو کسی کے عشق میں فنا ہوجاتا ہے
اس کے لیے درد دوا ہو جاتا ہے

کسی سے سچا عشق کرنے والا انسان
محبوب کی ہستی میں فنا ہو جاتا ہے

ایک بار جو بھی جامِ عشق پی لیتا ہے
پھر وہ قطرے سے دریا ہو جاتا ہے

عاشق کو نہ خوفِ دنیا نہ ڈر زمانے کا
وہ بندہ کچھ اتنا قریبِ خدا ہو جاتا ہے

عشقِ حقیقی نئی زندگی بخشتا ہے اصغر
کون کہتا ہے عشق میں عاشق تباہ ہوجاتا ہے

......☆......

پھول سے پیاری نزاکت ہے اس کی
صرف میرا پیار ہی طاقت ہے اس کی

دنیا جہاں کی ہر شے سے پیاری
میرے لیے فقط چاہت ہے اس کی

مجھ غریب کو اس نے جو دل دیا
یہ بھی بڑی سخاوت ہے اس کی

اور کسی کا ساتھ نہیں چاہیئے مجھے
میرے لیے کافی صحبت ہے اس کی

میرے ساتھ رہ کر سکوں ملتا ہے
اب میرے ساتھ میں راحت ہے اس کی

......☆......

میرا دل توڑ کر پچھتانے لگے ہیں
ہم سے پھر مراسم بڑھانے لگے ہیں

جس داستاں کو ہم بھلا بیٹھے تھے
ایک بار پھر اسے دھرانے لگے ہیں

جنہیں ہم اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے
آج وہی دوست ہمیں بیگانے لگے ہیں

کمرے میں تمہاری یادیں بکھری پڑی ہیں
آ جاؤ تنہائی کہ ناگ آگ برسانے لگے ہیں

جیون کی منجدھار میں تمہارا سہارا تھا
آج تک نہ اصغر کسی ٹھکانے لگے ہیں

......☆......

میں بے سہارا وہ سہارا میرا
میں چاند ہوں وہ ستارا میرا

دُنیا میں اس کے دل کے سوا
کسی اور دل میں نہیں گزارہ میرا

ہم دونوں ہر جگہ ساتھ ہیں
میں سمندر ہوں وہ ہے کنارہ میرا

ظلمت میں اس کی رہنمائی کرتا ہوں
میں نور ہوں وہ ہے استعارا میرا

میں اپنے آپ میں انجمن ہوں
اور وہ ہے اک ادارہ میرا

......☆......

دلی سکون کی مجھے آرزو رہتی ہے
یہ کہاں ملتا ہے یہی جستجو رہتی ہے

اپنے دن تنہا راتیں تنہا زندگی تنہا
اب اپنے آپ سے ہی گفتگو رہتی ہے

رگ رگ میں تمہارا پیار بسا ہے
بدن سے آتی تیری خوشبو رہتی ہے

میں کیسے تجھے دل سے جدا کردوں
میرے جسم میں تو بن کے لہو رہتی ہے

تجھے دیکھنے سے نماز عشق ادا ہوتی ہے
تیری تصویر دیکھ کر آنکھ کرتی وضو رہتی ہے

......☆......

جس حسین کا حسن بڑا قاتل ہے
اسی کے پاس میرا معصوم دل ہے

اس کے حسن کے سمندر میں ڈوبا ہوں
دیکھتا ہوں کہ بہت دور ساحل ہے

میرے پیار نے جسے خرد مند بنایا
آج وہی یار کہتا ہے کہ تو پاگل ہے

جو اپنے آپ کو ہوشیار سمجھے
وہ دنیا کا سب سے بڑا جاہل ہے

میں کیسے اس سے رابطہ کروں
میرے پاس اس کا ای میل نہ موبائل ہے

……☆……

تو مت یہ سمجھ کہ تو اکیلی ہے
دیکھ میری یاد تیری سہیلی ہے

جہاں غموں کی قطار لگی رہتی ہے
میرا دل بھی ایسی اک حویلی ہے

کوئی اور ہوتا تو غم سے مر گیا ہوتا
جیسے میں نے تیری جدائی جھیلی ہے

میری طرح تنہائی کو اپنا ساتھی بنا لو
مجھے فکر کیسی جب اللہ اپنا بیلی ہے

اتنے سال تم سے دوستی رہی لیکن
تیری ذات میرے لیے آج بھی پہیلی ہے

......☆......

اپنی آواز تو اس نے سنائی تھی
صورت نہ مجھ کو دکھائی تھی

میری زندگی کا وہ حسین دور تھا
جب وہ میری زیست میں آئی تھی

پیار سے میں اسے زندگی کہتا تھا
زندگی کی طرح وہ بھی پرائی تھی

ہماری محبت کی انوکھی داستاں ہے
اس میں ملن سے پہلے جدائی تھی

......☆......

دولت کے سہارے صرف مکان ملتے ہیں
بڑی مشکل سے دل کے مہمان ملتے ہیں

لگتا ہے میرے دل میں کسی کا بسیرا تھا
یہاں قدم قدم پہ خوشبو کے نشان ملتے ہیں

یہ کیسی دنیا میں ہم لوگ آئے ہوئے ہیں
جہاں کے سبھی مکیں پریشان ملتے ہیں

ہمارا دل انہیں کئی صدیوں سے جانتا ہے
اس جہان میں ایسے بھی انجان ملتے ہیں

جن سے ہمارے بخت کے ستارے نہیں ملتے
دنیا میں کئی ایسے پیارے انسان ملتے ہیں

......☆......

اے دوست مجھے یوں تو نہ رنجور کر
آنکھوں سے دور سہی دل سے نہ دور کر

دنیا کی ہر بات سے بے خبر ہو جاؤں
اپنے لبوں کا جام پلا کر مجھے مخمور کر

اگر چاہتا ہے کہ ہر کوئی تجھے پیار دے
نئے سال میں تو محبت کو اپنا منشور کر

یہ نہ ہو دم توڑ دوں دید کی حسرت میں
ایک بار تو اصغر کی عرض منظور کر

......☆......

اس کو پریم پتر بھیجوں گر نامہ بر ملے
شائد اس طرح اسے میرے حال کی خبر ملے

زندگی میں ایک بار پھر خوشیاں لوٹ آئیں
جو کسی کی نظر سے ہماری بھی نظر ملے

جیتے جی میں کبھی اس کا پتہ نہ بھولوں
ایک بار اگر مجھے اس یار کا گھر ملے

اپنی منزل کا پتہ ہم کس سے پوچھتے
ہماری طرح بھٹکے ہوئے سب مسافر ملے

جو اصغر کو تیرے گھر تک چھوڑ آئے
اسے دل سے دعائیں دوں جو ایسا راہ بر ملے

......☆......

جب تک اس کا کوئی پیغام نہیں آتا
تب تک دل بے قرار کو آرام نہیں آتا

جنون میں بہت کچھ کہتے رہتے ہیں
لیکن لبوں پہ اب تمہارا نام نہیں آتا

تمام عمر پیار کرتے گزری ہے
اس کے سوا اور کوئی کام نہیں آتا

ہم جن کی محبت میں مرے جاتے ہیں
ان کے سر ہمارے قتل کا الزام نہیں آتا

……☆……

اے دوست تجھ پہ حالت ہے عیاں میری
ایک بار تو سن لے آکر داستاں میری

راتوں کو چاند ستارے رونے لگتے ہیں
وہ جب سنتے ہیں آہ و فغاں میری

اصغر کب سے گمنام تھا زمانے میں
اب تیری چاہت سے ہے پہچان میری

غم کی بارش کبھی تھمنے نہ پائے
ایک بار جور و داد سن لے آسماں میری

......☆......

آج تو میری کہانی سن لے
کیسے گزری جوانی سن لے

ایک پل خوشی نہیں دیکھی
روتے گزری زندگانی سن لے

کسی سے پیار ہوا اقرار ہوا
ادھوری رہی کہانی سن لے

آج بھی میں نہیں بھولا اسے
مجھے یاد ہے وہ رانی سن لے

میں جسے اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھا
وہی اس بات سے رہی انجانی سن لے

......☆......

آنکھوں میں خواب پروان چڑھتے رہتے ہیں
نئے لوگ ملتے اور پرانے بچھڑتے رہتے ہیں

دل کی آرزو ہیں اندھیروں میں بھٹکتی رہتی ہیں
ہم وہ دیوانے ہیں جو ہر حال میں ہنستے رہتے ہیں

سبھی امیدیں ایک ایک کر کے ٹوٹتی جارہی ہیں
پھر بھی دل میں نئے نئے ارمان پلتے رہتے ہیں

ہمارے دل کا البم تو وہی پرانا رہتا ہے
اس میں تصویروں کے چہرے بدلتے رہتے ہیں

کتابیں پڑھنے کا اصغر کو وقت نہیں ملتا
دُنیا والوں کے چہرے پڑھتے رہتے ہیں

......☆......

میرا دل اپنے پاس امانت رہنے دے
تحفے میں رکھ لے قیمت رہنے دے

میرے دل سے دل کی دوری مٹا دے
آ دونوں پیار کریں عداوت رہنے دے

دلوں کے سودے اعتبار پہ ہوتے ہیں
خیانت کا خیال نہ کر دیانت رہنے دے

پیار میں اتنا کھو جا کہ لوگ تجھے پاگل سمجھیں
دیوانے پن سے کام لے ذہانت رہنے دے

محبت میں تڑپنے کا اپنا ہی مزہ ہے
اصغر کی ایسی ہی حالت رہنے دے

......☆......

کسی کے حسن نے ایسا حال کر دیا ہے
پہلی ہی نظر میں مجھے پاگل کردیا ہے

ایک مدت سے ادھورا تھا میرا جیون
زندگی کو اس نے مکمل کردیا ہے

میرے دل کے اجڑے دیار میں آ کر
اسے اپنے پیار سے تاج محل کردیا ہے

مرجھائے تھے آرزوؤں کے غنچے
اس نے ہرا بھرا یہ جنگل کر دیا ہے

غم کے دلدل سے گھری زندگی میں
خوشیوں کو اس نے شامل کردیا ہے

......☆......

پہلے کی طرح باندھ کے قطار نہیں آتے
اب میرے ذہن میں زیادہ اشعار نہیں آتے

وہ ایک ایس ایم ایس تو بھیج دیتے تھے
ناجانے کیوں اب وہ بھی کئی بار نہیں آتے

میرے خوابوں میں لگاتار آتے رہتے ہیں
مگر کبھی دینے مجھے دیدار نہیں آتے

جس دن سے وہ مجھ سے روٹھے ہیں
اس دن سے میرے غمخوار نہیں آتے

پورا سال ہی اُداسی کا سماں رہتا ہے
زندگی میں اب موسم خوش گوار نہیں آتے

......☆......

وہ بات بات پہ مجھ سے اختلاف کرتا ہے
دل بھی ہر بات مزاج کے خلاف کرتا ہے

کئی لوگ مجھ سے یہ کہتے رہتے ہیں
تو دیوانہ ہے جو باتیں صاف کرتا ہے

وہ میری خطائیں کیوں درگزر نہیں کرتے
دیکھو اللہ بندے کے کتنے گناہ معاف کرتا ہے

اس سے ڈرتے ہوئے کبھی فون نہیں کرتا
ساری باتیں میرے کردار کے خلاف کرتا ہے

گھر کی تو بڑی تزئین و آرائش کرتا ہے
مگر اپنے دل کے آئینے کو کب صاف کرتا ہے

......☆......

جو رشتے ناطے جھوٹے ہوتے ہیں
وہ دو دنوں میں ٹوٹے ہوتے ہیں

ایسا بندہ محبت بنا رہ نہیں سکتا
جس نے چاہ کہ مزے لوٹے ہوتے ہیں

عاشقوں کی یہ بہت بڑی پریشانی ہے
محبت میں ان کے نصیب پھوٹے ہوتے ہیں

میرے خواب میں وہ چلے تو آتے ہیں
بولتے نہیں جیسے روٹھے ہوتے ہیں

تقدیر کو بھی اُن پہ رحم نہیں آتا
جن لوگوں کے مقدر پھوٹے ہوتے ہیں

......☆......

میرے دل کے وہ مہمان ہیں آج کل
اسی لیے مچی رہتی ہے بڑی ہلچل

نہ شمع نہ چراغاں ہے اس میں
کیسی انوکھی ہے تمہاری یہ محفل

جو آج محنت ومشقت کر رہے ہیں
ایک دن ملے گا انہیں اس کا پھل

میں جہاں جاؤں تو میرے ساتھ ہے
تنہا گزرتا نہیں میری حیات کا کوئی پل

جس طرح تُو اصغر کے دِل میں ہے
آ جا میری زندگی میں ہو جا شامل

......☆......

نہ جانے کب تم سے ملاقات ہو گی
جدائی سے دونوں کو نجات ہو گی

میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے
کہ ایک دن تو میرے ساتھ ہو گی

دیکھنا جب ہمارا نیا سویرا طلوع ہو گا
ہمارے لیے وہ مبارک ساعت ہو گی

پھر میں ہوں گا تم ہوگی محبت ہو گی
خوشیوں بھری ہماری حیات ہوگ ی

جب ہم دونوں ایک ہو جائیں گے
ہماری زندگی میں کوئی نہ غم کی رات ہو گی

......☆......

اک میں ہوں اور اندھیری رات ہے
اوپر سے تیری یادوں کی بہتات ہے

تم کیا جانو میں کیسے جی رہا ہوں
تیرے بن اداس دل کی کائنات ہے

لب پہ تیرے ملن کی دعائیں ہیں
نہ جانے کب ہجر سے ہونی نجات ہے

مجھے تیرے حوالے سے جانتی ہے دنیا
اب میری پہچان صرف تیری ذات ہے

آنکھوں میں آنسو زندگی میں تنہائی
تیرے پیار کی ملی مجھے یہ سوغات ہے

......☆......

کس حال میں ہے اپنے سودائی کو دیکھ
پھر میرے پیار کی گہرائی کو دیکھ

تیری الفت میں سب کھو کر خوش ہوں
آ ایک نظر اپنے یار کی پسپائی کو دیکھ

میری کوتاہیوں کو نظر انداز کیا کر
سدا اپنے دوست کی بھلائی کو دیکھ

میری نظر میں تیرا کتنا اُونچا مقام ہے
آ میری نظروں سے اپنی اونچائی کو دیکھ

کوئی اور ہوتا تو شائد مرگیا ہوتا
تو آکر اصغر کی تنہائی کو دیکھ

......☆......

تیری تصویر کو سینے سے لگا کے سوتے ہیں
زندگی کے سارے پیچ وخم بھلا کے سوتے ہیں

شائد تو کوئی وصل کی خوشخبری سنانے آئے
اپنے خوابوں میں شمع جلا کے سوتے ہیں

اس کی جدائی میں دن کیسے گزرتے ہیں
رات کو اسے حال دل سنا کے سوتے ہیں

تجھ سے دور رہ کر جب نیند نہیں آتی
پھر سبھی ہمساہیوں کو جگا کے سوتے ہیں

یاد ہے جو تمہارا پسندیدہ تکیہ تھا جاناں
ہم رات بھر اسے چھپا کے سوتے ہیں

......☆......

سبھی دوستوں کے خیر اندیش ہم ہیں
لیکن اپنی زندگی میں بڑے پیچ وخم ہیں

سبھی کہتے ہیں تیرے دشمن بہت ہیں
میری نظر میں یہ سبھی بہت کم ہیں

حاسد کو سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی
آخر اس کے مقدر میں غم ہی غم ہیں

جو کسی کی زندگی جہنم بناتے ہیں
ان کے گھر ایک دن بچھتے ماتم ہیں

زندگی کو ایک نعمت سمجھ کر گزارو
ورنہ یہ سانسیں تو پھول پر شبنم ہیں

......☆......

اک پیارے دوست کے یار ہیں ہم
اس کے ہر حکم کے تابعدار ہیں ہم

زندگی نے تو غم ہی جھولی پائے
ورنہ خوشیوں کے خریدار ہیں ہم

تیری چاہت میں گر جان بھی جائے
تو اس کے لیے بھی تیار ہیں ہم

ہماری وفا کو کسی نے آزمایا نہیں
ورنہ آدمی بڑے وفادار ہیں ہم

آپ تو اصغر کو دشمن سمجھتے رہے
مگر حقیقت میں ہم تمہارے غم خوار ہیں

......☆......

میرے جسم سے روح پرواز کرنے والی تھی
اگر وہ آ کر نہ بستا میرے دل کے مکان میں

ایسا لگا کہ میں اُڑ رہا ہوں آسمان میں
آئی لو یو اس نے کہا جب میرے کان میں

اسے دینے کو میرے پاس اب کچھ نہیں بچا
اپنا سب کچھ اس پہ کر چکا ہوں دان میں

میرے دل میں یہ حسرت رہے گی
کبھی تیرے گھر بن کر جاؤں مہمان میں

اصغر کی ہر بات پتھر پہ لکیر ہوتی ہے
کسی سے کرتا نہیں جھوٹا عہد و پیمان میں

......☆......

اپنی نظروں کے ہمیں جام پلا کر
کیوں ہم پہ بجلیاں گرا رہے ہو

اس طرح کیوں ظلم کما رہے ہو
نظریں ملا کر کیوں چرا رہے ہو

بن بلائے ہمارے خوابوں میں آکر
ایسے کیوں ہمارے ہوش اُڑا رہے ہو

کیا اب میرے پیار پہ بھروسہ نہیں
جو دشمنوں کی باتوں میں آرہے ہو

گورے چہرے پہ کالی زلفیں بکھرا کر
کیوں اصغر غریب کا دل جلا رہے ہو

......☆......

جن کے انتظار میں پلکیں بچھائے بیٹھے ہیں
وہ روٹھ کر گھر میں منہ لٹکائے بیٹھے ہیں

وہ گر سمجھیں تو ہم ان کے اپنے ہیں
جو نہ سمجھیں پھر پرائے بیٹھے ہیں

تمہاری دعا کے سہارے جیئے جارہے ہیں
ورنہ دل پہ ہزاروں زخم کھائے بیٹھے ہیں

ہمیں آپ سے بے رخی کا کوئی گلہ نہیں
پھر آپ کیوں یوں شرمائے بیٹھے ہیں

ذرا اپنے دِل سے ہمیں نکال کر تو دیکھئے
اصغر جی اس پہ قبضہ جمائے بیٹھے ہیں

......☆......

جب اسے دیکھوں وہ پہلے سے حسیں لگتی ہے
نیلے لباس میں خوبصورت مہ جبیں لگتی ہے

اس کے لہجے میں مٹھاس ہے پر یوں جیسی
جب موضوع پہ بحث کرے تو ذہین لگتی ہے

اسے دیکھتے ہی اک سرور سا چھا جاتا ہے
اس کی صورت میرے دل کا چین لگتی ہے

جب وہ پیار بھرے لہجے میں بات کرتی ہے
پھر مجھے اس کی ہر بات غمگین لگتی ہے

دن رات اصغر کی شاعری پڑھتے پڑھتے
اب پہلے سے زیادہ نمکین لگتی ہے

......☆......

میری ایسی کوئی شام نہیں ہوتی
جو میرے یار کے نام نہیں ہوتی

جن کے دل میں سچی لگن ہوتی ہے
ان کی محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی

اب جب بھی اس کی گلی سے گزرتا ہوں
وہ پہلے کی طرح سربام نہیں ہوتی

......☆......

مجھے اس کی دوستی کا غرور رہتاہے
میرے دوست کو حسن کا فتور رہتاہے

دشمن تو سبھی میرے شہر میں رہتے ہیں
مگر میرا محبوب مجھ سے دور رہتا ہے

میری زندگی کا کوئی ایسا بھی لمحہ ہو
میری ہر سوچ میں اس کا ظہور رہتا ہے

میرے مولا نے مجھے بہت بڑا دل دیا ہے
غم میں بھی مجھے خوشی کا شعور رہتا ہے

یہ جو راتوں کو جاگتے رہتے ہو اصغر
تمہارے دل میں کوئی ضرور رہتا ہے

......☆......

جب تجھے خط لکھنے لگتا ہوں
دیوانے کی طرح رونے لگتا ہوں

تیری جدائی کا جیسے خیال آتا ہے
پھر ہجر کی آگ میں جلنے لگتا ہوں

آنکھیں جب ساون کی جڑی لگاتی ہیں
پیار سے تجھے یاد کرنے لگتا ہوں

نہ جانے ہماری محبت کا کیا انجام ہو
یہ سوچ کر میں تھوڑا ڈرنے لگتا ہوں

مجھے جب تیری پیاری باتیں یاد آتی ہیں
میں اُنہیں سوچ کر مسکرانے لگتا ہوں

......☆......

زندگی میں کبھی عروج کبھی زوال ہوتا ہے
کسی کے مقدر میں ہجر کسی کا وصال ہوتا ہے

میں جو بھی کام کرتا ہوں وہ کمال ہوتا ہے
اسی طرح میرا یارانہ بھی بے مثال ہوتا ہے

دل کیوں اسی کے سپنے دیکھتا رہتا ہے
جس کا پیار پانا ہمارے لیے محال ہوتا ہے

وہ دلوں کا ایسا ملن ہے جاناں
جس میں کبھی نہ لب پہ سوال ہوتا ہے

جب کسی حسین صورت پہ نظر پڑتی ہے
اصغر کو صرف تیرا خیال ہوتا ہے

......☆......

بزرگوں نے یہ بات ہمیں سمجھائی ہے
یہاں اپنا کچھ بھی نہیں ہر چیز پرائی ہے

اپنے آپ سے باتیں کر کے دل بہلا لیتا ہوں
ورنہ زندگی میں تنہائی ہی تنہائی ہے

تیرے ملن کی دعائیں کرتا رہتا ہوں
ابھی تک مایوسی ہی مقدر میں آئی ہے

آج بادِ صبا سے جا کر پوچھوں گا
وہ میرے لیے تیرا کیا سندیس لائی ہے

منہ پھیر کر جانے والے اتنا یاد رکھنا
کسی انسان کا دل توڑنا برائی ہے

......☆......

تیرے بن کیسا ہے میرا گلزار نہ پوچھ
وصل یار کی بات کر حال یار نہ پوچھ

تیرا عہدِ وفا یاد آتا رہا مجھے تڑپاتا رہا
کیسے گزری ہے فصلِ بہار نہ پوچھ

میں کیسے خوشیوں کے گیت گاؤں
میرا کیا حال ہوا ہے تیرے بغیر نہ پوچھ

تو ہی میرا ہمدرد ہے زمانے میں
تیرے سوا کوئی نہیں غم خوار نہ پوچھ

تیری یاد میں دنیا سے بے خبر ہو کر
اصغر کیسے لکھتا ہے اشعار نہ پوچھ

......☆......

پردیس گر تمہیں راس نہ آئے تو لوٹ آنا
وہاں جب میری یاد ستائے تو لوٹ آنا

تم خوشیوں بھری زندگی کے متلاشی ہو
جب غموں کی گھٹا چھا جائے تو لوٹ آنا

سوچتا ہوں مجھ سے دور کیسے رہ پاؤ گئے
مجھ سے ملنے کو دل گھبرائے تو لوٹ آنا

سدا سے ہرے بھرے ماحول کے عادی ہو
اگر تنہائی تمہیں ڈرائے تو لوٹ آنا

رزق کی تلاش میں ہجرت تو کر رہے ہو
جو کوئی کام کاج نہ مل پائے تو لوٹ آنا

......☆......

وہ اک دیوی میرا دل اس کا پجاری ہے
یہ بندہ صرف اس کے درکا بھکاری ہے

مجھ سے کہیں گم نہ ہو جائیں یادیں تیری
جن کے سہارے ساری زندگی گزاری ہے

میری عادت نہیں دربدر جا کر چاہت مانگنا
تو جانتی ہے میری صرف تجھ سے یاری ہے

ذرا آرام کرنے دوں اس تھکے ہارے جسم کو
تیرے بن اب تنہا جینے سے یہ عاری ہے

دُنیا میں قدم قدم پر خوشامد کرنا پڑتی ہے
میں ایسا کرنہیں سکتا میری طبیعت میں خودداری ہے

......☆......

ہم غریبوں سے کوئی عرض حال نہیں کرتا
خوشیوں سے کوئی ہمیں مالا مال نہیں کرتا

کہتے ہیں تیرے جیسے لاپرواہ کو کیوں دل دیں
سنا ہے تو کسی امانت کی دیکھ بھال نہیں کرتا

ہر بار شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے
اسی لیے میں اس سے کوئی سوال نہیں کرتا

اس سے جب فون نہ کرنے کا سبب پوچھتا ہوں
کہتا ہے ان دنوں کام میرا موبائل نہیں کرتا

اس کی چاہت کی آگ ٹھنڈی ہوتی جا رہی ہے
اب میں بھی اس کا نمبر ڈائل نہیں کرتا

......☆......

مجھ سے نہ رونے رلانے کی بات کر
اگر کرنی ہے تو دل لگانے کی بات کر

ہم لوگ پہلے ہی تیرے غم کے مارے ہیں
ہم سے اور نہ آنسو بہانے کی بات کر

حیلے بہانے تو بہت ہو چکے اے دوست
جتنا جلد ہو میرے پاس آنے کی بات کر

زندگی سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے
اب تو بھی نہ ہمیں سمجھانے کی بات کر

ہمیں تو ہر روز جہنم سے ڈراتے ہو واعظ
کبھی خود صراط مستقیم پہ آنے کی بات کر

......☆......

کبھی نیند نہیں آتی کبھی خواب نہیں آتے
ملنے کا وعدہ کر کے کیوں جناب نہیں آتے

ہمارا تو شیوہ ہے دشمن سے محبت کرنا
ہماری کتاب میں نفرت کے باب نہیں آتے

ہم شرافت کے مارے زبان نہیں کھولتے
ورنہ کیا ہمیں باتوں کے جواب نہیں آتے

دوستی کا بھرم رکھنے وہ آجاتے ہیں
اب پہلے کی طرح لے کر وہ گلاب نہیں آتے

وہ دستک دیے بنا دل میں چلے آتے ہیں
جن لوگوں کو پیار کے آداب نہیں آتے

......☆......

جدھر دیکھتا ہوں تیری صورت نظر آتی ہے
میری کون ہے جو تو میرے دل کو تڑپاتی ہے

تجھ سے مل کر نہ جانے میرا کیا حال ہوگا
جب خوابوں میں آتے ہو نیند اُڑ جاتی ہے

ہم دونوں کا اگر پیار سچا ہے تو دیکھنا
حقیقت سدا اپنے آپ کو منواتی ہے

نفرت سے دلوں کی دوریاں بڑھانے والو
محبت کر کے دیکھو یہ دوریاں مٹاتی ہے

تیری یاد میں جب بھی لکھنے بیٹھتا ہوں
روشنی کی کرن میری سمت چلی آتی ہے

......☆......

دنیا سے میں بے خبر رہتا ہوں
تیرے غم سے دیدہ تر رہتا ہوں

زندگی میں تیرا ساتھ راس نہیں
تو پاس ہے کرتا یہ تصور رہتا ہوں

مجھے کہاں ڈھونڈھتے پھرتے ہو
میں تمہارے دل کے اندر رہتا ہوں

خوشبو کی طرح آتی ہے تیری یاد
دن رات اس سے معطر رہتا ہوں

اے دوست کیا بتاؤں میں اپنا حال
مولا کا کرم ہے پہلے سے بہتر رہتا ہوں

......☆......

میرا یار میرا سانول ہے وہ
نازک بھی صورت کنول ہے وہ

میں اسے اپنا بنا کر دم لوں گا
میرے عشق کی منزل ہے وہ

جسے پڑھ کر دل جھومنے لگے
میری ایسی حسیں غزل ہے وہ

جب اسے دیکھوں تو یوں لگے
بچھڑے ساتھی کا نعم البدل ہے وہ

جس محبوب کا میرے ذہن میں تصور تھا
اصغر کے انتخاب کے قابل ہے وہ

......☆......

میں اس طرح خود کو ناشاد کرتا ہوں
ہر روز اک نیا تاج محل آباد کرتا ہوں

اس میں جب تم میرے ساتھ نہیں ہوتے
پھر پل بھر میں اسے برباد کرتا ہوں

امیدوں کے گلشن میں کلیاں کھلی ہیں
تجھ سے ملنے کی فریاد کرتا ہوں

تمہارے ہر دور کو قفس میں بند کر کے
تیرے نام خوشیوں کی جائیداد کرتا ہوں

جب پیار کرنے والوں پہ نظر پڑتی ہے
انہیں دیکھتے ہی تمہیں یاد کرتا ہوں

......☆......

دل میں تیری جدائی کا غم ہے
تیرے پاس میرے درد کا مرہم ہے

میری روح تو تجھ میں بستی ہے
مگر تو میرے لیے نامحرم ہے

میں اسے یاد کر کے مسکرا لیتا ہوں
یاد تیرا نہ بھولنے والا تبسم ہے

اے دوست غم میں اداس نہ ہونا
تمہیں رب دوجہاں کی قسم ہے

زندگی میں صرف تیری محبت کا غم ہے
ورنہ اصغر پہ مولا کا کرم ہے

......☆......

کیسا ہے میرے یار کا انداز نہ پوچھیۓ
اس کے حسن کا ہے کیا راز نہ پوچھیۓ

ہماری محبت ابھی انجام تک پہنچی نہیں
کتنا حسین تھا الفت کا آغاز نہ پوچھیۓ

سوچتا ہوں اس کی کس ادا کا ذکر کروں
میرے لیے وہ کتنا ہے ممتاز نہ پوچھیۓ

جب تک سانس ہے اس کے ملن کی آس ہے
اس کی دوستی پہ کتنا ہے ناز نہ پوچھیۓ

......☆......

میرے پیار کی ایسی حسیں مورت ہے
کیا مثال دوں کہ وہ کتنی خوبصورت ہے

صورت سے وہ کوئی حور پری لگتی ہے
اس کی جوانی اپنے آپ میں قیامت ہے

اس سے بات کر کے سب بھول جاتا ہوں
مگر اسے رہتی مجھ سے شکایت ہے

وہ میرے دل نگر کی اکیلی رانی ہے
صرف اک اسی کی یہاں حکومت ہے

اس کے دم سے پھولوں جیسی ہے زندگی
اسی کی بدولت زیست میں راحت ہے

......☆......

خوشی ملتی ہے کسی روٹھے کو منانے سے
سکوں دل کو ملتا ہے دلوں میں جگہ بنانے سے

زندگی کے سفر میں کچھ پل جو میرا ہمسفر رہا
آج وہی شخص بھولتا نہیں ہے بھلانے سے

کچھ گھڑیاں اگر مجھ سے باتیں کرلوگے
تو کیا کم ہو جائے گا تمہارے خزانے سے

جن پہ ہم نے اپنی ساری خوشیاں واردیں
کیا ملتا ہے انہیں ہمارا دل دکھانے سے

اصغر کے چہرے پہ بھی مسکراہٹیں بکھریں
آؤ مل جاؤ کسی بہانے سے

......☆......

زندگی ہے یا کوئی قیامت ہے سائیں
یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے سائیں

میری باتوں کا کوئی یقیں نہیں کرتا
مگر ان میں بڑی صداقت ہے سائیں

کسی دل کے ہم شہنشاہ تھے کبھی
اب کوئی نہ اپنی ریاست ہے سائیں

محبت میں سدا سچ کا سکہ چلتا ہے
یہاں چلتی نہیں سیاست ہے سائیں

محبت میں کئی بار ہمارا دل ٹوٹا ہے
ابھی تک جسم تو سلامت ہے سائیں

میری قسمت مجھ سے خفا رہتی ہے
باقی اپنے مولا کی رحمت ہے سائیں

......☆......

میرے اشعار نے یہ اثر دکھایا ہے
محبت کو اس کے دل میں جگایا ہے

کل تک جو اپنے آپ سے اجنبی تھا
اس شخص کو خود سے ملایا ہے

اپنے رب سے جسے مانگتے رہے
بڑی دعاؤں سے اس کا پیار پایا ہے

میرے مولا کا خاص کرم ہے
جو ہم نے اک دوجے کو پایا ہے

ہماری زندگی پہ غموں کا راج تھا
ہم دونوں نے مل کر اُنہیں بھگایا ہے

......☆......

آنکھوں کو خدا ایسی بینائی نہ دے
جن سے تیری صورت دکھائی نہ دے

اس زنداں میں بڑا سرور ملتا ہے
تیری محبت کا قیدی ہوں رہائی نہ دے

جس میں منافقت وریاکاری شامل ہو
خدا کسی کو ایسی پارسائی نہ دے

میں زیست کے محاذ پہ جا رہا ہوں
کوئی پیچھے سے مجھے دہائی نہ دے

خوشیوں کی تلاش میں نکلا ہوں
خدا کسی گمراہ کی رہنمائی نہ دے

مجھے کسی ایسی جگہ لے چلو جاناں
جہاں تمہارے سوا کوئی سنائی نہ دے

......☆......

کیا ہوا جو وہ اتنے جلد بدل گئے ہیں
ہم بھی دھیرے دھیرے سنبھل گئے ہیں

پیار پانے کی جو خواہش تھی دل میں
اسے وہ پھول کی طرح مسل گئے ہیں

دل کہ شجر پہ جو امیدوں کا ثمر تھا
اسے اپنے پیروں تلے کچل گئے ہیں

جسم کے اور اعضاء سلامت پڑے ہیں
اپنے ساتھ لے کر صرف دل گئے ہیں

میری اداسی کا انہیں کتنا خیال تھا
جاتے ہوئے مجھے کر کے پاگل گئے ہیں

......☆......

تیری محبت کا جنون اب سر میں نہیں رہا
وہ پہلا جوش دل کے سمندر میں نہیں رہا

عمر تیری زلفوں کی چھاؤں میں گزری
تیرے سوا کوئی من مندر میں نہیں رہا

زندگی ساری فریب کھاتے گزری
کوئی دوست میرے شمار میں نہیں رہا

میں جس کی محبت کے دعوے کرتا رہا
اب وہ کہتا ہے اس کا یار میں نہیں رہا

ایک ایک کر کے بچھڑے ہیں سب ساتھی
اب کسی کا بھی غمخوار میں نہیں رہا

......☆......

یار کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہوں
پتھر دل کو موم میں تبدیل کرتا ہوں

وہ نظر سے دور سہی تصور سے
اسے اپنے دل میں منتقل کرتا ہوں

بڑی مختصر سی گفتگو کرتا ہوں
کوئی بات نہ کبھی طویل کرتا ہوں

دوستوں کو پلکوں پہ بٹھاتا ہوں
دشمنوں کو ہمیشہ ذلیل کرتا ہوں

میری بات کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے
میں اس کی کبھی نہ تاویل کرتا ہوں

......☆......

تم سے جو بہت پیار کرتا ہے وہ میں ہوں
جو تیری ہر ادا پہ مرتا ہے وہ میں ہوں

دن بھر دیوانوں کی طرح بال کھولے
جو سربازار پھرتا ہے وہ میں ہوں

راتوں کو آسمانوں کے تارے گن گن کر
جو اپنی شب گزارتا ہے وہ میں ہوں

تیرے عشق میں کئی سالوں سے
جو شمع کی طرح جلتا ہے وہ میں ہوں

......☆......

تیری تصویر سے ہوتی رہتی ہے گفتگو
اس ظالم کی بھی تمہاری طرح ہے خُو

کانوں میں آج بھی گونجتی رہتی ہیں
وہ صدائیں جب تم کہتے تھے آئی لو یو

وہ محبت عبادت نہیں شرک ہوتی ہے
جس چاہت میں شامل ہو جائے غُلو

میں تو وہی تمہارا پرانا دوست ہوں
مگر خفا خفا سی کیوں رہتی ہے تو

حسن پہ اتنا بھی اترانا اچھا نہیں
یہ نہ ہو مجھے رہے نہ تیری جستجو

......☆......

اس کے ساتھ جینا اسی کے ساتھ مرنا ہے
زندگی کا سمندر اسی کے ساتھ پار کرنا ہے

اب پیار کے میداں میں جو آ ہی گئے ہیں
تو پھر زمانے والوں سے کیا ڈرنا ہے

ہماری زندگی کا اب ایک ہی مقصد ہے
دونوں کا اک دوجے کے لیے جینا مرنا ہے

جیتے جی سدا ساتھ رہیں گے ہم دونوں
مگر ہمیں مر کر بھی نہ بچھڑنا ہے

عمر بھر کے لیے تیرے دل میں رہنا ہے
دھڑکن کی طرح تیرے دل میں دھڑکنا ہے

......☆......

اس کے دل کی ہر بات سمجھتا ہوں
گر وہ کہے تو دن کو رات سمجھتا ہوں

عشق کے میداں میں ابھی نیا ہوں
پھر بھی محبت کی کرامات سمجھتا ہوں

پردیس رہ کر بھی اپنا ورثہ نہیں بھولا
میں اپنی ساری روایات سمجھتا ہوں

مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں جاناں
میں اب تمہارے حالات سمجھتا ہوں

وہ جب پیار بھرے لہجے میں بات کرے
اُسے میں محبت کی سوغات سمجھتا ہوں

......☆......

اک ساتھی چاہیئے دل خود سر کے لئے
اک بام چاہتا ہوں اپنے ٹوٹے گھر کے لئے

وقت و موسم کی طرح بدل رہی ہے دنیا
آنکھیں ترس گئی ہیں اچھے منظر کے لئے

کٹھن ہو جاتا ہے مسافر کو منزل کا ملنا
کوئی ساتھی ساتھ ہونا چاہیئے سفر کے لئے

کوئی رہبر بھی ساتھ ہونا چاہیے
یہ بات ضروری ہے مسافر کے لئے

تجھ سے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگتا
سفر میں تیرا ساتھ کافی ہے اصغر کے لئے

......☆......

میری آنکھوں میں پہلے خواب رہتے تھے
اس کے بعد ان میں تمہارے سراب رہتے تھے

دن بھر میرے انتظار میں بے قرار رہتے تھے
یاد ہوگا کہ کبھی ان میں جناب رہتے تھے

دھیرے دھیرے وہ غنچے مرجھانے لگے
تیری یادوں سے جو شاداب رہتے تھے

ہم لوگ تیرے اشکوں کی صورت تھے
تیری آنکھوں میں بن کر آب رہتے تھے

ہمیں تو آج بھی وہ سب یاد ہے جاناں
جب ہمیں ملنے کو تم بے تاب رہتے تھے

......☆......

تیری جدائی کا غم اب اور سہا نہیں جاتا
تیرے سوا اور کسی سے کہا نہیں جاتا

تنہائی ناگن بن کر راہ میں بیٹھی ہے
ایک پل بھی تم سے دور رہا نہیں جاتا

زنداں و قفس میں زندگی گزر رہی ہے
اب مجھ سے یہاں رہا تنہا نہیں جاتا

......☆......

میں ہوں اور ساتھ تیری جدائی کا غم ہے
اب یہ غم ہی میرے زخموں کا مرہم ہے

میرے دل میں تو کسی ماتم کا عالم ہے
مگر چہرے پہ سجایا مصنوعی تبسم ہے

دن تو دنیا کے شوروغل میں گزر جاتا ہے
مگر نہیں گزرتی جو تیرے غم کی شام ہے

کسی زندہ لاش کی طرح جیئے جا رہا ہوں
میرے لئے یہ تیری محبت کا انعام ہے

تمہیں دینے کو میرے پاس اور تو کچھ نہیں
آج سے اصغر کی زندگی تمہارے نام ہے

......☆......

چاند اور ستارے جانتے ہیں مجھے
سمندر وکنارے جانتے ہیں مجھے

عمر گزری ہے ظلمت میں لیکن
روشنی کے استعارے جانتے ہیں مجھے

خوشیاں مجھ سے روٹھی رہتی ہیں
مگر غم سارے جانتے ہیں مجھے

جو کسی کے ہجر میں ناشاد ہیں
ایسے سب بے چارے جانتے ہیں مجھے

جہاں ہم دونوں ملا کرتے تھے
وہ گلیاں چوبارے جانتے ہیں مجھے

......☆......

سرگوشیاں کرتی رہتی ہے ہوا میرے کان میں
نہ جانے کیا کہہ گئی ہے صبا میرے کان میں

جو کہا کرتے تھے سدا کے لیے ہم ہیں تمہارے
آج بھی گونجتی رہتی ہے وہی صدا میرے کان میں

ایک بار پھر میرے گھر کا فون نمبر ملا کر
وہ پیار بھرا گیت پھر گنگنا میرے کان میں

......☆......

جو صاحب ہنر ہوتے ہیں
وہ بڑے معتبر ہوتے ہیں

وہ کسی کی قدر کیا جانیں
جو خود بے ہنر ہوتے ہیں

سوچ سمجھ کر محبت کرنا
یہ راستے پُر خطر ہوتے ہیں

وہی لوگ حسد کرتے ہیں
جو خود کمتر ہوتے ہیں

ان کا کوئی پیغام نہیں آیا
نہ جانے وہ کدھر ہوتے ہیں

......☆......

تم بن اصغر نم دیدہ ہے
اب رہتا بڑا رنجیدہ ہے

پہلے بڑا خوش رہتا تھا
آج کل ذرا سنجیدہ ہے

کسی اور سے کیا غرض
وہ تو تیرا گرویدہ ہے

تو اس کا سچا پیار ہے
یہی اس کا عقیدہ ہے

اس کے سب دوستوں سے
صرف تو اس کی پسندیدہ ہے

......☆......

جب ہم ملا کرتے تھے وہ زمانہ چاہتا ہوں
تیرے دل میں پیار کا بیج بونا چاہتا ہوں

نگر نگر بھٹکتا رہا ہوں میں عمر بھر
اب تیرے دل میں ایک آشیانہ چاہتا ہوں

سپنوں کے گلشن پہ خزاں چھائی ہے
اب میں بھی کوئی خواب سہانا چاہتا ہوں

کانٹوں پہ چلتے گزری ہے تمام عمر
تیری زندگی میں پھول کھلانا چاہتا ہوں

تھکا ہارا مسافر ہوں زندگی کے سفر کا
اب تیری بانہوں میں سونا چاہتا ہوں

......☆......

ان کے گھر ہم اس بہانے آئے
اپنے نیناں ان سے ملانے آئے

سپنوں میں وہ ہمیں ستاتے ہیں
آج ہم بھی ان کو ستانے آئے

سونی ہے ان کے دل کی محفل
رات گئے اسے سجانے آئے

کل رات وعدہ کیا تھا ملنے کا
آج شب اسے نبھانے آئے

کیسے دِلوں کو جیتا جاتا ہے
کوئی تو یہ بات سمجھانے آئے

......☆......

میرے دل میں پریشانی بہت ہے
ان آنکھوں میں پانی بہت ہے

ہر کسی کی راہیں روشن ہیں
ہمارے مقدر میں ویرانی بہت ہے

مجھے کسی غم کا خوف نہیں
تیرے پیار کی نگہبانی بہت ہے

تیرے ساتھ جو پل گزر جائیں
میرے لیے وہ زندگانی بہت ہے

جو اصغر کا اتنا خیال رکھتے ہو
میرے لیے یہ مہربانی بہت ہے

......☆......

محبتوں بھرے خط اب وہ تحریر نہیں کرتا
میرے درد کی پہلے کی طرح تفسیر نہیں کرتا

میرے دل پہ ابھی تک کسی کا قبضہ نہیں
نہ جانے کیوں وہ فتح یہ کشمیر نہیں کرتا

وہ اگر مجھ سے میری جان بھی مانگے
اس کے حکم کے آگے میں تاخیر نہیں کرتا

فضول باتوں میں قیمتی وقت گنوا دیتا ہے
میرے حوالے اپنے دل کی جہاگیر نہیں کرتا

میرے ساتھ اب ہر بات مختصر کرتا ہے
پہلے کی طرح وہ لمبی تقریر نہیں کرتا

......☆......

ہماری بھی کسی دل تک رسائی ہوئی تھی
خوش تھے کے کسی سے آشنائی ہوئی تھی

چھوٹی چھوٹی باتوں سے فاصلے بڑھتے گئے
کچھ یوں ہم دونوں کے درمیاں جدائی ہوئی تھی

محبت میں ملنا بچھڑنا سدا سے لگا رہا ہے
یہ بات پہلے سے دل کو سمجھائی ہوئی تھی

کچھ غم کچھ ٹوٹے سپنے زمانے کے طعنے
یہی کسی کی الفت میں کمائی ہوئی تھی

......☆......

یہ اور بات کے زخم کھا چلے ہیں
مگر کسی دل میں جگہ بنا چلے ہیں

ان کے کوچے سے غم اٹھا لائے
ان کی چوکھٹ پہ آنسو بہا چلے ہیں

اب نہ جانے کب ان سے پھر ملن ہوگا
انہیں کر کے خود سے جدا چلے ہیں

ایک دن وہ ملنے کو بے قرار ہوں گے
ان کے دل میں پیار کا دیپ جلا چلے ہیں

دعا ہے کے ان پہ کوئی آنچ نہ آئے
انہیں کر کے حوالے خدا چلے ہیں

......☆......

دنیا والوں سے وفا مانگتے ہو
تم دیوانے ہو یہ کیا مانگتے ہو

یہاں درد کے سوا کچھ نہیں ملتا
تم کیوں ان سے دوا مانگتے ہو

یہ لوگ راہ پہ آنے والے نہیں
کیوں ان کے لیے دعا مانگتے ہو

یہاں نیکی کر کے بھول جایا کر
کیوں کسی سے صلہ مانگتے ہو

......☆......

جب کبھی ہم دونوں سر بام آتے ہیں
ان کی جانب سے بڑے پیغام آتے ہیں

اب تو ہفتہ بھر تڑپتے رہتے ہیں لیکن
کوئی نامے نہ میرے نام آتے ہیں

جب کسی کو پیغام محبت دیتے ہیں
وہیں سے ہم ہو کے ناکام آتے ہیں

جن سے راہ و رسم ہی نہیں رہی
آج کل پھر ان کے سلام آتے ہیں

اب تو جب بھی مجھ سے ملتے آتے ہیں
میرے سامنے جھپتے ہوئے میرا نام آتے ہیں

......☆......

کتنی پیاری تھی شکل اب یاد نہیں
کہاں تھی اپنی منزل اب یاد نہیں

اس کے دیدار کی حسرت تھی
کب سفر ہوا مکمل اب یاد نہیں

جدائی کا سانحہ بڑا جان لیوا تھا
کیسے ہم گئے سنبھل اب یاد نہیں

کون دوست میرے دشمنوں کی
صف میں تھے شامل اب یاد نہیں

زندگی کی ناؤ طوفاں میں تھی
کب ملا ہمیں ساحل اب یاد نہیں

......☆......

جب بھی وہ میری سمت دیکھا کرتے تھے
خوشی سے دل میں پھول کھلا کرتے تھے

جب انہیں ملنے کو دل مضطرب ہوتا
پھر جھیل کنارے ہم دونوں ملا کرتے تھے

اب تو اس عشق کی یادیں ہی ساتھ ہیں
کہ ہم بھی ان کے محبوب ہوا کرتے تھے

ہماری چاہت ساگر کی طرح گہری تھی
انہی کو دیکھا انہی کو سوچا کرتے تھے

اصغر تم کتنا ہمیں پیار کرتے ہو
بار بار یہ بات وہ پوچھا کرتے تھے

......☆......

تیری یادوں کے ساتھ چلتا رہا ہوں
کبھی گرتا کبھی سنبھلتا رہتا ہوں

جدائی کے دشت کی تیرہ شبی میں
ستارے کی طرح چمکتا رہتا ہوں

رات کی تاریک خاموشی میں
تنہائی میں آہیں بھرتا رہتا ہوں

میری صدائیں تو سنتی ہوگی
ہر گھڑی تجھے یاد کرتا رہتا ہوں

تیرے ہجر کی آندھیوں میں جانم
چراغ کی طرح جلتا بجھتا رہتا ہوں

......☆......

تجھے دیکھنے کو آنکھ بے قرار ہے
تیرے طفیل میرا ہر پل پر بہار ہے

رو رو کے یہ کہیں بینائی نہ کھودیں
چلے بھی آؤ انہیں تمہارا انتظار ہے

اپنے دل بے تاب کی حالت کیا بتائیں
میرا حال تم پہ اچھی طرح آشکار ہے

یہ الفاظ میں بیاں کرنا ناممکن ہے
دل جو تمہاری چاہت کا خمار ہے

فون نہ کوئی ایس ایم ایس نہ ای میل
تو اصغر کا کیسا بے مروت یار ہے

......☆......

نئ امنگیں جاگی ہیں ہر خواہش جواں ہے
دل کا کیا علاج کریں صاحب یہ پریشان ہے

دنیا کے غم دے کر تنہا چھوڑ جانے والے
ستم گر اتنا تو بتا دے کے تو چھپا کہاں ہے

تیرے بن سونی میری گلیاں سونا جیون
مجھے سونا سونا لگتا یہ سارا جہاں ہے

اصغراب تیرے ہی خیالوں میں ڈوبا رہتا ہے
اسے رات دن ہوتی اپنی ہوش ہی کہاں ہے

تیرے ساتھ لاکھ کا ہوں تیرے بن خاک کا ہوں
اپنے اصغر کو وہیں بلا لے تو خود جہاں ہے

......☆......

غم ہیں مگر آنکھوں میں پانی نہیں رکھتے
دل میں غم دوراں کی پریشانی نہیں رکھتے

جس حال میں مولا رکھے خوش رہتے ہیں
اپنے ماضی کی یاد کوئی کہانی نہیں رکھتے

یار کے خط سنبھالے ہیں خزانے کی طرح
بیوفاؤں کی ہم کوئی نشانی نہیں رکھتے

ہمیں تنہا جینے کی عادت سی ہوگئی ہے
مطلب کی دنیا میں کوئی دل جانی نہیں رکھتے

تجھے دیکھنے کو ترستی رہتی ہیں آنکھیں
ساون کی طرح برستی رہتی ہیں آنکھیں

محفل میں ہم دونوں بات نہیں کر سکتے
آنکھوں سے باتیں کرتی رہتی ہیں آنکھیں
وہ جس راہ سے ایک بار گزر جاتے ہیں

ان کے نقش پا کو تکتی رہتی ہیں آنکھیں
جب دو پیار کرنے والے بچھڑ جاتے ہیں

پھر تمام عمر ان کی روتی رہتی ہیں آنکھیں
جن کو کسی کا شدت سے انتظار ہوتا ہے

مرنے کے بعد ان کی کھلی رہتی ہیں آنکھیں
لگتا ہے آج وہ اصغر سے ملنے آرہے ہیں
صبح سے بار بار یہ پھڑکتی ہیں آنکھیں

......☆......

میرے دل میں اس کا احترام بہت ہے
جس یار کو پسند میرا کلام بہت ہے

میں تم سے چاہت کا خراج نہیں مانگتا
دن گزارنے کے لیے تیرا سلام بہت ہے

دنیا جانتی ہے کے میں بڑاخوددار ہوں
مگر یہ دل تیری الفت کا غلام بہت ہے

تمہارے انتظار میں ہم ویلے بیٹھے ہیں
ایک تم ہو جس کی زندگی میں کام بہت ہے

دنیا جہاں کی دولت و شہرت نہیں چاہیئے
میرے لیے ایک محبت بھرا پیغام بہت ہے

......☆......

جب سے آپ میرے خیال میں ہیں
تب سے ہم اک نئے وبال میں ہیں

تیرے ملنے کو ایسے تڑپ رہے ہیں
جیسے پنچھی کسی جال میں ہیں

تیرے پیار نے ذرے سے آفتاب کردیا
ہم ابھی تک ڈوبے اسی جلال میں ہیں

کبھی اپنی بھی خبر دے دیا کرو دوست
کہ آج کل آپ کس حال میں ہیں

تیرے ہجر میں اصغر کو سخنور بنا دیا
اب کئی سالوں سے انتظارِ وصال میں ہیں

......☆......

رات کو جب کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے
سحر کو کوئی خواب ہمارا ٹوٹتا ہے

ایک بار دل ٹوٹنے کا اتنا غم نہیں ہوتا
مشکل ہوتی ہے جب دوبارہ ٹوٹتا ہے

ہمارا تمہارا ساتھ بھلا کیسے ٹوٹے گا
کیا ساحل سے کبھی کنارہ ٹوٹتا ہے

ہمیں جن کی محبت پہ مان ہوتا ہے
اسی کے ہاتھوں دل ہمارا ٹوٹتا ہے

مجھے کئی اور سہارے مل جاتے ہیں
جب میرا کوئی پرانا سہارا ٹوٹتا ہے

......☆......

جسے اپنا سمجھا وہی ستمگر نکلا
جو غیر تھا وہ ہمارا چارہ گر نکلا

بڑے عاملوں نے تعویذ گنڈھے کیے
مگر میرے دل سے نہ وہ باہر نکلا

میرے سب غم اپنے اندر سمو لیے
جسے قطرہ سمجھے وہ سمندر نکلا

میرے سارے درد خرید کر لے گیا
وہ محسن میرے غم کا سوداگر نکلا

جس دل میں ایک بار یہ گھر کر گیا
پھر بڑی مشکل وہاں سے اصغر نکلا

......☆......

فون پہ جب بھی وہ بولتی تھی
میرے کانوں میں رس گھولتی تھی

میں اس کے دل کی بات جان لیتا
جیسے وہ زبان کھولتی تھی

درد بھری باتیں ہوتی تھیں اس کی
اپنے اشکوں کے موتی رولتی تھی

جس دن ہم دونوں کی بات نہ ہوتی
پھر سارا سارا دن وہ روتی تھی

وقتِ رخصت میں اُسے الوداع نہ کہہ سکا
وہ کسی پری کی طرح میٹھی نیند سوتی تھی

......☆......

جس انسان کی کوئی دلبر نہیں ہوتا
اس کا کسی دل میں گھر نہیں ہوتا

وہ اپنی مرضی سے گھر آتا ہے
اسے کسی ساتھی کا ڈر نہیں ہوتا

جب دوست سے کوئی غرض ہو
اس دن وہ کبھی گھر پر نہیں ہوتا

سات سمندر پار میری اک محبوبہ ہے
دل کی گلی سے اس کا گزر نہیں ہوتا

پیار اگر سچا ہو تو عاشق معشوق
کی حالت سے بے خبر نہیں ہوتا

......☆......

اپنا مقدر ہی بنا ہے دشمن ہمارا
کسی دل میں نہیں مسکن ہمارا

تیری یاد سے یہ مہک رہا ہے
پھولوں بھرا پیارا سا آنگن ہمارا

نہ جانے کب اسے شانتی ملے گی
تیری دید کو تڑپتا رہتا ہے من ہمارا

دل کی حسرتیں دل میں رہ گئیں
پورا نہ ہوا کوئی ارمان ہمارا

اب جو میری زندگی بچی ہے
صرف تو ہوگی عنوان ہمارا

......☆......

میری آنکھوں میں جل تھل رہتا ہے
میرا دل بھی غم سے بوجھل رہتا ہے

میں ماضی کی تلخیاں یاد نہیں رکھتا
میری نظر میں میرا مستقبل رہتا ہے

اس کی یادیں ساگر میں بہا دیتا ہوں
پھر بھی جیون میں شامل رہتا ہے

میرے دل میں اس کا جوگی والا پھیرا تھا
مگر آج کل وہ یہاں مستقل رہتا ہے

وہ سانسوں کی طرح میرے ساتھ ہے
اصغر اس کی یاد سے نہ غافل رہتا ہے

......☆......

ہمیں تم سے کتنا پیار ہے بتائیں گے کسی دن
زندگی کیسے جیتے ہیں سمجھائیں گے کسی دن

تم کئی برسوں سے میرے دل سے کھیلتے آئے ہو
ہم بھی جی بھر کے تمہیں ستائیں گے کسی دن

میرے معصوم دل کی تم نے کئی دنوں سے خبر نہ لی
کھیل ہی کھیل میں تمہیں بھول جائیں گے کسی دن

ہماری روح بھی تمہارے انتظار میں تڑپ رہی ہے
کہ آپ سات سمندر پار سے لوٹ آئیں گے کسی دن

تمہارے بارے اصغر کے دِل کے پنوں پہ کیا لکھا ہے
وہ سب پڑھ کر تمہیں سنائیں گے کسی دن

......☆......

کسی کی محبت ملتی ہے دل کو ہار کر
عشق کی انتہا ہوتی ہے میں کو مار کر

عاشق سدا کے لیے امر ہو جاتے ہیں
اپنے محبوب کی خاطر جان وار کر

اگر تو چاہت کا مزہ چکھنا چاہتا ہے
پھر تو بھی جا کسی پہ دل کو نثار کر

وحشت میں گزرتے ہیں روز و شب
تو آکر اصغر کی زندگی کو پُر بہار کر

اس طرح اصغر کا دل بہل جائے گا
چاہے تو جھوٹے ہی قول و اقرار کر

......☆......

ہمیں اس کا انتظار ہے اسے کہنا
آ بھی جا موسم بہار ہے اسے کہنا

زندگی میں قدم قدم پہ امتحاں ہیں
میں تنہا راہ دشوار ہے اسے کہنا

ہجر کے غم کو اشعار میں ڈھالنا
اب یہی کاروبار ہے اسے کہنا

بڑے بے غیرت دشمن ملے ہیں
ان کی لمبی ہے قطار اسے کہنا

اس نے تو صرف دل مانگا ہے
جاں اس پہ ہے نثار اسے کہنا

......☆......

میری چاہت سچی ہے ہوس نہیں ہے
یہ ایسا جذبہ ہے جس پہ بس نہیں ہے

میرا دل ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے
میری اپنے دل پہ ہی دسترس نہیں ہے

جس دن سے تو میرے آس پاس نہیں
کیسے کہوں کے دل اداس نہیں ہے

......☆......

ذہن کو اُس کے خیال میں لگائے رکھتا ہوں
دل کی حالت زمانے سے چھپائے رکھتا ہوں

زندگی کے سمندر میں ہلچل مچی رہتی ہے
میں اپنی کشتی پہ بادبان سجائے رکھتا ہوں

یہ کسی کو دل میں آنے سے روک نہ دے
دربان کو باتوں میں لگائے رکھتا ہوں

میرے مقدر کے ستارے گردش میں ہیں
اسی لیے سب سے بات بنائے رکھتا ہوں

اس کے چہرے کو دیکھ کر راحت ملتی ہے
تصور میں اسے پاس بٹھائے رکھتا ہوں

......☆......

فقط صرف اللہ ہی میرا مددگار ہے
غیر اللہ سے کوئی نہ سروکار ہے

جو لوگ تیری ہی عبادت کرتے ہیں
وہ خوشیوں سے دامن بھرتے ہیں

اپنے پیاروں کو ہمیشہ آزماتا ہے تو
بھٹی میں ڈال کر انہیں سونا بناتا ہے تو

جو نادان تیرے شریک ٹھہراتے ہیں
وہ خود اپنا گھر جہنم میں بناتے ہیں

تیرے ہاں کالے گورے کی نہ تفریق ہے
تو ہر صاحب ایمان کا رفیق ہے

......☆......

آسماں پہ چاند تارے جگمگائے جاتے ہیں
ہم تیری یاد میں آنسو بہائے جاتے ہیں

اب تو خوشیاں ہم سے دور بھاگتی ہیں
مقدر پہ غم کے بادل چھائے جاتے ہیں

پھولوں کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں
لوگ راستے میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں

سنا ہے کے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے
مسکرا کر مقدر کا لکھا جھولی پائے جاتے ہیں

غیر اللہ کے پجاری ہمیں ستائے جاتے ہیں
ہم اپنے اللہ کے در پہ سر جھکائے جاتے ہیں

......☆......

نہ جانے کیوں اتنا سرد ہے موسم
دیکھو ایسے عالم میں تنہا ہیں ہم

اس موسم کی حدت بھی بڑھ جائے
اگر کہیں سے اچانک چلے آؤ تم

ہماری حالت پہ کچھ رحم کیجیئے
یہ نہ ہو کانپ کر مر جائیں ہم

جو تمہیں آنے کی فرصت نہ ملے
تو ہارٹ لینڈ ہسپتال فون کر دینا صنم

آخری دم تک انتظار رہے گا
آ بھی جاؤ کہ دل کی دھڑکن ہونے لگی ہے کم

تمہی میرے مسیحا تمہی میرے چارہ گر
اب تو اصغر بیمار پہ کردو رحم

......☆......

جنہیں ہم سے نفرت بہت ہے
انہی سے ہمیں محبت بہت ہے

تنہائی سے ہماری قربت بہت ہے
اسی لیے زندگی میں وحشت بہت ہے

آستین کے سانپ ہی ڈستے ہیں مجھے
ورنہ دشمنوں پہ میری دہشت بہت ہے

میں اس دنیا کا امیر ترین انسان ہوں
میرے دل میں ایمان کی دولت بہت ہے

میں کیوں کسی غیر کے آگے سر جھکاؤں
میرے لیے اللہ و رسول کی محبت بہت ہے

......☆......

ہم نہ کسی شہر کے شاعر اعظم ہیں
ہم تو فقط صرف آپ کے خادم ہیں

دل کے شہر کی سب گلیاں سونی ہیں
ان کا کچھ کیجیئے آپ ہی تو ناظم ہیں

کسی دل کا محاذ تو فتح کر نہ سکے
کہتے ہیں ہم مقدر کے سکندر اعظم ہیں

اس دنیا میں کس سے پیار کریں اصغر
اس شہر میں تو سب پتھر کے صنم ہیں

......☆......

تیرے درد سے میری زندگی میں اُجالا ہے
تیرے غم کو خزانے کی طرح سنبھالا ہے

تمہارے انتظار میں ایک دن اور بیت گیا
آجاؤ کے زندگی کا سورج ڈوبنے والا ہے

میرے دل میں سدا کے لیے اُجالا کردو
یہاں تیرگی کے دشت نے ڈیرا ڈالا ہے

......☆......

دل ناشاد کو کیسے میں شاد کروں
کوئی نہیں اپنا جسے میں یاد کروں

جب تو مجھ سے روٹھ گیا ہے
اجڑے دل کا گلشن کیسے آباد کروں

میرے غم کا علاج تمہارے پاس ہے
اور کس در پہ جاکر فریاد کروں

......☆......

سونا ہے دل کا گلشن کوئی سجائے آ کر
اس ویران شہر میں اپنا گھر بنائے آ کر

وحشت کہ زنداں میں ہوش نہ کھودوں
اس دیوانے پن سے کوئی بچائے آ کر

پیار کا موسم ہے ہر سمت ہریالی ہے
میرے دل میں کوئی باغ لگائے آ کر

......☆......

میں ہر پل اس کے انتظار میں رہتا ہوں
اس کی آنکھ کے سمندر میں رہتا ہوں

اس کی آنکھوں میں ایسا جادو ہے
رات دن اسی کے ساحر میں رہتا ہوں

دشمن گر تم سے میرا پتہ پوچھیں
تو کہنا صبا کے شہر میں رہتا ہوں

زندگی ایک اور روگ ہزاروں ہیں
اسی لیے تو میں قہر میں رہتا ہوں

مجھے تھوڑی داد تو دے دو جاناں
جو دنیا میں تیرے بغیر رہتا ہوں

......☆......

اس دنیا میں کوئی نہیں اپنا سب پرائے ہیں
غیروں کو اپنا بنا کر بہت زخم کھائے ہیں

میرا مکان روشنیوں میں جگمگا رہا ہے
زندگی میں پہلی بار وہ میرے گھر آئے ہیں

خوشی کے مارے آنسو ٹپکنے لگے تھے
بڑی مشکل سے ہنسی میں چھپائے ہیں

......☆......

مقدر میں ہر شے کی گرانی ہے بابا
ان دنوں کچھ زیادہ ہی پریشانی ہے بابا

زندگی میں دشمنوں کی کوئی کمی نہیں
مگر ان میں ایک بھی ناخاندانی ہے بابا

لگتا ہے کے میں حکم کا بادشاہ ہوں
دنیا میں میری کوئی نارانی ہے بابا

اپنی زیست میں کٹرینہ نا کرینہ ہے
پھر بھی اپنے اللہ کی مہربانی ہے بابا

دلوں میں نفرتیں پالنے والے کیا جانیں
یہ چیز تو کسی کام نا آنی ہے بابا

......☆......

ہم بیٹھے ہیں کسی کی آس لگائے
شاید کوئی آ کر دل کی انجمن سجائے

جو پنچھی بھنور مجھ سے بچھڑ گیا
میرے اس یار کی کوئی خبر تو سنائے

بادصبا سے کوئی جا کر اتنا کہہ دے
وہ اسے کہیں سے ڈھونڈ کر لائے

جس میں آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں
ہم لوگ تو ایسی محبت سے باز آئے

ہماری داستاں سن کر کہیں تمہارے آنسو نہ نکل آئیں
اپنے غموں کو لئے بیٹھے ہیں سینے میں چھپائے

......☆......

کسی سے پیار کرنا برائی نہیں ہے
بات منہ میں رہے تو پرائی نہیں ہے

میری نظر میں بڑا بد نصیب ہے وہ
جس کی کسی سے آشنائی نہیں ہے

تمہاری باتوں سے تو یوں لگتا ہے
جیسے ہمارے درمیاں دل رُبائی نہیں ہے

مجھے کوئی ایسا دن بتا دے جاناں
جب میں نے رسمِ دوستی نبھائی نہیں ہے

میرے آنکھوں میں ایک بار جھانک تو سہی
پھر کبھی نہ کہو گی تیرے پیار میں گہرائی نہیں ہے

یہ خوش نصیب لوگوں کے حصے میں آتی ہے
ہم نے تو چاہت کبھی ٹھکرائی نہیں ہے

تمہارے ناز اٹھانے کو پیار ہے اصغر
ورنہ ہم نے کبھی روٹھی محبوبہ منائی نہیں ہے

......☆......

وہ جو میرے دل کی صدا لگتا ہے
ناجانے وہ اجنبی میرا کیا لگتا ہے

جس کی قبولیت میں ابھی دیر ہے
مجھے ایسی ہی کوئی دعا لگتا ہے

ہمارا روحانی رشتہ تو بڑا پرانا ہے
دیکھنے والوں کو یہ تعلق نیا لگتا ہے

جس نے میری زیست کو روشن کیا
مجھے تو وہ ایسا ایک دیا لگتا ہے

جس دن اس سے بات ہو جاتی ہے
اس روز میرا چہرہ ہرا بھرا لگتا ہے

اس سے قبل تو سبھی بے وفا ملے
مگر یہ مجھے دل کا کھرا لگتا ہے

......☆......

مجھے جب بھی خیال یار آیا
میرے بے قرار دل کو قرار آیا

رات بھر کوئی یاد کرتا رہا
کبھی ہچکی کبھی بخار آیا

میں نے ہر بار اسے یاد کیا
جب بھی موسم بہار آیا

مجھ سے روٹھ کر ایسا گیا
پلٹ کر نہ پھر وہ گلزار آیا

میری زندگی کے سمندر میں
کبھی بھنور کبھی منجھدھار آیا

......☆......

لوگ مال و زر سے بینک بھرتے رہے
اور ہم پیار محبت عشق کرتے رہے

ہمارے ساتھ سنہری یادوں کی دولت
وہ کسی کی چاہت کو ترستے رہے

دولت کے سہارے انہیں محبت نہ ملی
ہم دھڑکن بن کر دلوں میں دھڑکتے رہے

آج ان کے پاس سرمایہ نہ پیار کی دولت
ہم کسی کا پیار دل میں بسا کر مچلتے رہے

ہم نے اُن سے بھی کوئی گلہ نہ کیا
جو طوطے کی طرح آنکھیں بدلتے رہے

......☆......

جس دن سے ان سے دوستی ہوئی ہے
سارے زمانے سے دشمنی ہوئی ہے

زندگی کی ساری راہیں روشن ہو گئیں
اب زندگی میں پیار کی روشنی ہوئی ہے

ہم خود کو بڑا خردمند سمجھتے تھے اصغر
پر ہم سے پیار کرنے کی نادانی ہوئی ہے

کیا سمجھاتے ہو حقیقی ومجازی کا فرق
ہم نے تو عشق کی حقیقت مانی ہوئی ہے

وہ کیا آئے اصغر کے غریب خانے پہ
ان کے آتے ہی ہر سمت چاندنی ہوئی ہے

……☆……

ہماری زندگی میں کسی نے قدم رکھا ہے
ہمارے اکیلے پن کا اس نے بھرم رکھا ہے

یہ سب تیرے پیار کا کمال لگتا ہے جان من
جس نے سردی میں بھی مجھے گرم رکھا ہے

پیار کرنے والوں پہ زمانے نے بڑے ستم ڈھائے
مگر مقدر نے ہم پہ سدا اپنا کرم رکھا ہے

میرے دل میں چاہت ہے محبت ہے الفت ہے
میرے خدا نے اسے میری طرح نرم رکھا ہے

یہ کوئی ایک دو دنوں کی بات نہیں
ہم نے بچپن سے سینے پہ لکھوا تمہارا نام رکھا ہے

......☆......

دل پہ کندہ تیرے نام کی عبارت ہے
اک تیری محبت ہی میری طاقت ہے

تیری چاہت میری رہنمائی کرتی ہے
تیرا پیار میرے لیے بصارت ہے

نئے سال میں جو میرے گھر آرہے ہو
میرے لیے یہی بہت بڑی بشارت ہے

جسے کوئی طوفاں مسمار نہیں کر سکتا
ہمارے پیار کی ایسی عمارت ہے

تم نے کبھی آزما کر دیکھا ہی نہیں
کہ کتنی سچی اصغر کی چاہت ہے

......☆......

آنکھوں میں آنسو دل میں ملال ہے
تیری جدائی میں میرا برا حال ہے

غم سہنے کو مجھے تنہا چھوڑ گئے
میں خوش ہوں کے تو خوشحال ہے

میری حالت دیکھ کر سبھی کہتے ہیں
اصغر پیار کی چلتی پھرتی مثال ہے

......☆......

یہ دل تیرے در کا سوالی ہے
الفت کا کشکول ابھی خالی ہے

جس کا محبوب اس کے پاس ہے
ان کے لیے ہر سمت ہریالی ہے

جی تو چاہتا ہے مسکرانے کو
کسی نے ہماری ہنسی چرالی ہے

گو میرا یہ محبوب بھی خیالی ہے
مگر اس کا کردار تو مثالی ہے

اصغر کا انتخاب عام نہیں ہوتا
اس کی پسند ہی بڑی نرالی ہے

......☆......

اپنے قلم کو میں سچائی دیتا ہوں
ہر اک شعر کو گویائی دیتا ہوں

مفہوم ایسا جو ہر کوئی سمجھے
غزل کو زیادہ نہ گہرائی دیتا ہوں

اس کا کوئی پیارا بچھڑ جاتا ہے
جسے اپنی کتاب دردِجدائی دیتا ہوں

تم اپنے دل میں جھانک کر دیکھو
وہاں بھی میں ہی دکھائی دیتا ہوں

کم فہم اور عقل کے اندھے لوگوں کو
میں اپنے اشعار کی بینائی دیتا ہوں

......☆......

اب کیا کریں گے اس کے لب ورخسار کی بات
اس سے کھل کر ہوا کرے گی قول وقرار کی بات

اب کسی سے نہ کریں گے کوئی کاروبار کی بات
اٹھتے بیٹھتے ہوا کرے گی اس کے پیار کی بات

زمانے کی نظروں میں خود کو سرخرو کرنا ہے
تمام عمر نہ کریں گے ہم کوئی بے کار کی بات

ہمیں اب اس کے سوا اور کچھ آتا ہی نہیں جانم
اب خیالوں میں ہوتی رہتی ہے رخ یار کی بات

پیار کرنے والوں کو لوگ دیوانہ کہتے ہیں
کوئی نہیں سُنتا محبت کے بیمار کی بات

......☆......

دو دلوں کے راستے بڑے دور ہوتے ہیں
پھر رفتہ رفتہ بڑے مختصر ہوتے ہیں

میرے لیے تیری خوشیاں ہی نہیں
تیرے سب غم بھی عزیز تر ہوتے ہیں

سبھی مردوں کو بے وفا نہ سمجھو
ان میں کئی وفا کے پیکر ہوتے ہیں

سچا پیار کرنے والے دغا نہیں کرتے
ایسے لوگ بڑے بے ضرر ہوتے ہیں

پیار کرنے سے قبل جو دیدہ ور ہوتے ہیں
محبت میں کھو کر دیدہ تر ہوتے ہیں

......☆......

شہر میں کسی سے نہ پہچان رکھتا ہوں
دشمنوں کی نظر میں اپنی شان رکھتا ہوں

زندگی گزر رہی ہے پروانے کی صورت
شمع کی خاطر ہتھیلی پہ جان رکھتا ہوں

جب کبھی ملاقات ہوئی تو تمہیں بتاؤں گا
کے اپنے دل میں کیا کیا ارمان رکھتا ہوں

مجھے غمِ جدائی کی دھوپ کیا جلائے گی
سر پر تیری اُلفت کا سائبان رکھتا ہوں

جس نے جو بویا ہے وہی کاٹے گا ضرور
اس بات پہ پختہ ایمان رکھتا ہوں

......☆......

قول وقرار کا بڑا ہی پکا ہوں
میاں دل کا کھرا اور سچا ہوں

حقیقت تو میرا خدا ہی جانتا ہے
دنیا کی نظر میں بُرا یا اچھا ہوں

عشق کی بھٹی میں جلا ہوں
اسی لیے میں عاشق پکا ہوں

لوگوں کو سمجھنا ناممکن ہے
اس میدان میں ابھی بچہ ہوں

تیرے محلے میں کوئی اصغر کو جانتا نہیں
سب کے سامنے کھڑا ہکا بکا ہوں

......☆......

ہمارے دل میں یہ خوش گمانی ہے
کہ ہماری کسی دل پہ حکمرانی ہے

ان کے دل میں جگہ پانے کی خاطر
کئی سال ان کے در کی خاک چھانی ہے

دو پیار کرنے والے اور دشمن ہزاروں
اتنی سی ہماری پیار کی کہانی ہے

سنا ہے نئے سال میں وہ بھی آرہے ہیں
ابھی گھر میں سرخ قالین بچھانی ہے

وعدہ کر کے نہ جانے کیوں نہیں آتے
لگتا ہے انہیں مجھ سے بدگمانی ہے

......☆......

زندگی گزر رہی ہے اسی اضطراب میں
کے کب تلک کروں گا دیدار مہتاب میں

ہر شب جو میرے سپنوں میں آتے ہیں
ایک دن وہ آئیں گئے ہمارے جناب میں

میرے افسانے میں جن کا ذکر بار بار آتا ہے
نہ جانے کب آئیں گے حقیقت کے باب میں

آج ایک پیار بھری نظر سے مجھے خرید لو
یہ نہ ہو بعد میں ہو جاؤں نایاب میں

ایک مر جائے ہوئے غنچے کی صورت میں
تیری یاد آتے ہی ہو جاتا ہوں شاداب میں

......☆......

جو ملتا مجھے خوابوں میں ہے
وہی چہرہ میرے سرابوں میں ہے

ایک دن اسے ڈھونڈ ہی لوں گا
چاہے وہ چاند ستاروں میں ہے

اس کی صورت چھپائے نہیں چھپتی
وہ صنم جو ایک ہزاروں میں ہے

مجھے جس ہستی سے پیار ہے
اس کا حوالہ میری کتابوں میں ہے

سوچتا ہوں کیسے اس سے کہوں
کہ اصغر تیرے پرستاروں میں ہے

......☆......

میرے دل میں آتے ہیں جو مہمان
وہ کر جاتے ہیں اسے اور ویران

خزاں میں دل بجھا بجھا رہتا ہے
ہر آنے والے کو لگتا ہے سنسان

جو لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں
وہ مجھ سے ہو جاتے ہیں انجان

یہاں قدم قدم پہ ٹھوکریں ہیں
زندگی کے راستے نہیں ہیں آسان

اصغر کے اجڑے دل کو آباد کر کے
اب وہ کرتا نہیں مجھ پہ احسان

......☆......

جس دن سے کسی سے دوستی ہوگئی ہے
زیست کی راہوں میں روشنی ہوگئی ہے

جیون میں جب سے ان کی آمد ہوئی ہے
مسرتوں بھری ہماری زندگانی ہوگئی ہے

اک پری کے حسن کی سادگی کو دیکھ کر
اس کی تعریف میں تصنیف شاعری ہوگئی

کوئی کسی غریب کی فریاد نہیں سنتا
مولا تیری دنیا کتنی نا مساواتی ہو گئی ہے

حسن کی عدالت میں سچ بات کیا کہہ دی
وہ کہتے ہیں اصغر سے گستاخی ہوگئی ہے

......☆......

اب ان کے دل میں ہم رہتے ہیں
ہماری زندگی میں غم رہتے ہیں

انہیں خوشیاں دینے کی خاطر
شام و سحر ہم پر نم رہتے ہیں

سارے جہاں کی خوشیاں پاکر
تقدیر کا کرتے ماتم رہتے ہیں

میرے دل میں سکوں ملتا ہے
اسے سمجھتے آشرم رہتے ہیں

اب وہ اصغر کو فون نہیں کرتے
نہ جانے کیوں برہم رہتے ہیں

......☆......

نہ جانے یہ کیسی روش ہے زمانے کی
کسی کو فرصت نہیں ہے سر کھجانے کی

ایسا نفسا نفسی کا دور ہے دنیا میں
کسی کو فرصت نہیں ہے مسکرانے کی

ہر سمت کچھ ایسی بے حسی پھیلی ہے
کوئی قدر نہیں کرتا یہاں یارانے کی

غم چل کر خود ہمارے پاس آجاتے ہیں
حاجت نہیں رہتی ڈھونڈنے جانے کی

آج اس نے خط میں لکھ بھیجا ہے
اب روتے ہو کیوں خطا کی دل گانے کی

......☆......

مجھ پہ ایسا ظلم میرے یار نہ کر
چھپ کر میرے دل پہ وار نہ کر

اگر میرے دل میں آنے کی تمنا ہے
آنکھوں کے سوا اور راہ اختیار نہ کر

یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آتا
کڑے وقت میں چیخ وپکار نہ کر

مجھے مل کر آنسو نہ تھمیں گے
مجھ سے ملنے کی حسرت یار نہ کر

عزت و ذلت اللہ کے بس میں ہے
تو کسی انسان کو خوار نہ کر

......☆......

آپ کیوں دل بے قرار کرتے ہیں
آ بھی جاؤ کے ہم انتظار کرتے ہیں

یہ جانتے ہوئے کہ وعدہ شکن ہیں آپ
پھر نہ جانے کیوں آپ کا اعتبار کرتے ہیں

صاف کہہ دو کے اب ملنا گوارا نہیں
جھوٹ بول کر کیوں شرمسار کرتے ہیں

جو بھی حسیں لوگوں سے پیار کرتا ہے
یہ اسی عاشق کو اشک بار کرتے ہیں

ہم تو آپ کی ٹانگ کھینچ رہے تھے
ورنہ آپ کو پیار بے شمار کرتے ہیں

......☆......

ہماری جانب دیکھ کر جب مسکرا دیتے ہیں
ہم ہر رنجش کو دل سے بھلا دیتے ہیں

کہتے ہیں ہم دل میں آگ لگا دیتے ہیں
اپنے عاشق کا نام ونشان مٹا دیتے ہیں

میں کہتا ہوں چاہے کوئی پتھر دل ہو
پیار سے اس کے جذبات جگا دیتے ہیں

ہماری چاہت کو وہ کھیل سمجھ کر
ہمارا پیار سدا کے لیے بھلا دیتے ہیں

کوئی دیوانہ اگر ہماری محفل میں آئے
ہم اُسے اپنے پہلو میں جگہ دیتے ہیں

......☆......

اس سے پیار مانگا تو جدائی ملی
اس کی چاہت میں رسوائی ملی

جو عشق کی دیوانگی میں کھو گئے
ان خوش نصیبوں کو دانائی ملی

ہم بھی پروانوں میں شمار ہوئے
جب سے اک شمع کی آشنائی ملی

زندگی میں غم کی تاریکی نہ رہی
جس دن سے اس کی رہنمائی ملی

دیوانوں کے درمیاں تمام عمر گزری
پھر کہیں جاکر ہمیں دانائی ملی

......☆......

چاند ستارے اس بات کی دیں گے گواہی
کہ ہم نے سدا محبت کی ہر ریت نبھائی

پتھر کے انسان پتھر کے بھگوان تھے
وہاں قدم قدم پہ ہم نے ٹھوکر کھائی

پیار کرنے سے قبل تم اتنا سوچ لینا
یہاں ملن کے بدلے ملتی ہے جدائی

بڑے دنوں بعد اس سے باتیں کرتے
اس کی روئداد سن کر آنکھ برآئی

جس سے باتیں کرتے عمر گزری
میری باتوں کی اسے سمجھ نہ آئی

......☆......

جو میرے دشمنوں کی صف میں شامل ہے
دنیا میں صرف وہی تو میرا سانول ہے

اس کو اسی سے چرا کر ہی دم لوں گا
جو کہتا ہے میرا پیار پانا مشکل ہے

اب وہ نہیں آتے میری بزم خیال میں
کئی دنوں سے سونی دل کی محفل ہے

لبوں کے نیچے جو چھوٹا سا تل ہے
اسی ظالم نے لوٹا اصغر کا دل ہے

......☆......

آ دیکھ کیسی حالت بنی ہے تیرے پروانے کی
تیری ذات میں کھو کر خبر نہیں زمانے کی

تم تو مرتے دم تک مجھے یاد رہو گے جاناں
ہمیں عادت نہیں تمہاری طرح بھول جانے کی

تمہاری سہیلی نے بڑے راز ہم پہ عیاں کیئے
اب حسرت نہیں رہی تمہارے پاس آنے کی

زندگی بھر کے لیے اشکوں کا تحفہ ملا ہے
اتنی کڑی سزا ملی ہے چار دن مسکرانے کی

جو ہونا تھا وہ ہوچکا اب ہوشیار رہیں گے
تمام عمر خطا نہ کریں گے دل لگانے کی

......☆......

تاریک راتوں کو جب تنہائی وار کرتی ہے
میری بے بسی پھر تجھے پکار کرتی ہے

ہم فقیروں سے ملنے کو جھوٹا وعدہ کر کے
اس طرح کیوں میرا دل بے قرار کرتی ہے

انجانے میں جسے سچا غم خوار سمجھا
آج وہی میری بات کا نہ اعتبار کرتی ہے

پہلے تو باتوں سے دل گرفتار کرتی تھی
اب جلی کٹی سنا کر دل بیمار کرتی ہے

میں سمجھا اسے مجھ سے محبت ہے لیکن
وہ تو صرف اپنی ذات سے پیار کرتی ہے

......☆......

چہرے پہ مسکان سجائے رکھتا ہوں
غموں کو سینے میں چھپائے رکھتا ہوں

وہ میرے گھر بن بلائے نہ چلے آئیں
مکان کے بام و درسجائے رکھتا ہوں

نہ جانے کب قسمت مہرباں ہوجائے
امیدوں کے چراغ جلائے رکھتا ہوں

وہ آئے گا تو پیار سے گلے لگا وٗں گا
انتظار میں پلکیں بچھائے رکھتا ہوں

کہیں سلسلہ بند نہ کردے ملاقاتوں کا
میں اس سے بات بنائے رکھتا ہوں

......☆......

کسی کی تلاش میں خود کو گنوا دیا
وہ نہ ملا جس کی خاطر سب بھلا دیا

خوشبو کی طرح اس کی یاد جو آئی
گھر کے آنگن کو اس نے مہکا دیا

آج باد صبا نے تیرا ذکر چھیڑ کر
میرے دل کا ہر گوشہ زخما دیا

تیرے پیار نے میرا تاریک جیون
چاہت کی روشنی سے چمکا دیا

اپنے حسن پہ تو اتنا غرور نہ کر
میری نظر نے تجھے حسیں بنا دیا

......☆......

جن کا آنکھوں کو انتظار ہے وہ آتے نہیں
اب دنیا کے میلے مجھے بہاتے نہیں

زندگی میں مایوسی کے سوا کچھ نہیں
سوئی امنگوں کو وہ آ کر جگاتے نہیں

تیرے غم نے میرا بڑا خیال رکھا ہے
اب ہم پہلے کی طرح مسکاتے نہیں

ایسے لوگوں سے کیا دوستی کریں
جو برے وقت میں ساتھ نبھاتے نہیں

تم ہر پل میرے تصور میں رہتے ہو
کیا اصغر جی تمہیں یاد آتے نہیں

......☆......

اک حسینہ بڑی پیاری تھی
جس سے اپنی یاری تھی

میں اس کے من کا راجہ تھا
وہ میری راجکماری تھی

اک دوجے کے ہو جائیں
یہی آرزو ہماری تھی

لیکن ملن ہو نہ سکا
میں اس کا ہو نہ سکا

اسے غرور کی بیماری تھی
اپنے من میں خود داری تھی

......☆......

وہ طالب دیدار کو تڑپا کے چل دیئے
تشنگی کو اور بھی بڑھا کے چل دیئے

غم کے عالم میں روتا ہوا چھوڑ کر
خوشی خوشی وہ مسکرا کے چل دیئے

تمام عمر وہ نشہ نہ اُتر پائے گا
جو اپنے پیار کا جام پلا کے چل دیئے

عشق کی داستاں پوری نہ ہونے پائی
وقفہ ہوتے ہی وہ شرما کے چل دیئے

......☆......

سب کو میرا سلام ہے دوستو
محبت بھرا پیغام ہے دوستو

نئے سال کی سب کو مبارک
سال کا پہلا کلام ہے دوستو

سب کو خوش رکھنا
اب یہی میرا کام ہے دوستو

ہمیں بچہ بچہ جانتا ہے
شاعری کا کہرام ہے دوستو

میرے بارے گر کوئی پوچھے
بندے کا اصغر نام ہے دوستو

......☆......

آنکھوں میں سما جاؤ کبھی
میرے دل میں تم آ جاؤ کبھی

میں ہوش میں آنے لگا ہوں
پھر دیوانہ بنا جاؤ کبھی

زلفیں بکھرا کے ذرا سامنے آ کر
میرے ہوش اُڑا جاؤ کبھی

بڑے وعدہ شکن ہوگئے ہو
ایک بار وعدہ نبھا جاؤ کبھی

آنکھوں سے آنسو رکتے نہیں
تم انہیں آ کے سمجھاؤ کبھی

......☆......

یہ جو چہرے پہ زلفیں بکھراتے ہو
کیوں میرے دل پہ قیامت ڈھاتے ہو

پہلے خود درددل تحفے میں دے کر
پھر ہماری حالت پہ آنسو بہاتے ہو

کسی کو زندگی بھر کے آنسو دے کر
کیسے خوشی کی محفل سجاتے ہو

دلوں سے کھیلنا تمہارا مشغلہ ہے
کیوں اس سے باز نہیں آتے ہو

مجھے دیکھ کر جو مسکراتے ہو
میرے دل میں کئی ارمان جگاتے ہو

......☆......

نئے سال کا یوں ہم آغاز کریں
ہم سب پابندی سے ادا نماز کریں

کتنا سکوں ملتا ہے عبادت میں
سب لوگوں پہ عیاں یہ راز کریں

رب کریم نے ہمیں مسلم بنایا
کیوں نہ اس بات پہ ہم ناز کریں

......☆......

آنکھوں کا جزیرہ گھرا آب میں رہتا ہے
زیست کا سفینہ گرداب میں رہتا ہے

دل کو سکون ملنے آئے بھی تو کیسے
وہ سال کے بارہ ماہ سیلاب میں رہتا ہے

جس کی زندگی میں اتنے سارے وبال ہوں
ایسا انسان عمر بھر عتاب میں رہتا ہے

میرے سخن میں ایسی کوئی خاص بات نہیں
پھر بھی اصغر کاذکر احباب میں رہتا ہے

......☆......

زیست کی تلخیاں بھلا کر مسکرانا چاہتا ہوں
تجھ میں کھو کر خود کو بھول جانا چاہتا ہوں

دربدر کی ٹھوکریں کھا کر دیکھ چکا ہوں
اب تیرے ساتھ ایک گھر بسانا چاہتا ہوں

تجھے سدا کے لیے اپنے آشیاں میں بسا کر
خوشیوں کی برسات میں نہانا چاہتا ہوں

......☆......

اسے کیا خبر وہ مجھے کتنا عزیز ہے
وہ جانتا ہی نہیں کے وہ کیا چیز ہے

اس کے چہرے پہ ایسا نور برستا ہے
لگتا ہے خوبصورتی اس کی کنیز ہے

مجھے میرے دل کی تم ندا لگتی ہو
تمہارا دیوانہ یہ اصغر ناچیز ہے

......☆......

نئے سال کے دن تو اپنے حال سے باخبر کردے
زیادہ کچھ نہیں کہنا تو پیغام کو مختصر کردے

تیرے بن میرے بام ودر پہ تاریکی چھائی ہے
میرے شہر میں آکر میرے گھر کو منور کردے

میرا ٹوٹا ہوا دل تیری محبت کا محتاج ہے جاناں
گر ہوسکے تو اس پر محبت بھری اک نظر کردے

......☆......

لبوں پہ کوئی سوال نہیں رہا
دل میں کوئی ملال نہیں رہا

دن تیرے بارے سوچتے گزرا
یہ نہ سمجھ تیرا خیال نہیں رہا

سب مفاد پرست دور ہو گئے
جب سے جیب میں مال نہیں رہا

تیری دعا سے سکونِ قلب ملا
اب پہلے جیسا حال نہیں رہا

......☆......

تیرا پیار ہی تو سہارا ہے اپنا
تیرے ساتھ بن کب گزارہ ہے اپنا

تجھے اس دل کا حال سنا کر
اک بہت بڑا بوجھ اتارا ہے اپنا

زندگی میں اک تیری کمی ہے
ورنہ یہ جہاں تو سارا ہے اپنا

دنیا میں دشمن تو بہت ہیں
مگر کوئی نہ پیارا ہے اپنا

......☆......

تیری تصویر کے رنگ آنسوؤں میں بہہ گئے ہیں
سپنوں میں جو محل بنائے تھے وہ ڈھ گئے ہیں

سبھی مسافر اپنی منزل کی تلاش میں چل پڑے
نہ جانے وہ کب آئیں جن کے سہارے ہم رہ گئے ہیں

میری طرح تم بھی ملنے کو بے تاب رہتے ہو
تیرے شہر کے بادل یہ بات کان میں کہہ گئے ہیں

......☆......

میرے دل کے دشت میں بیابانی بہت ہے
اسے سجانے کے لیے ایک رانی بہت ہے

اپنے ہر دن کو زندگی کا آخری دن سمجھ
جو اللہ کی یاد میں بیتے وہ زندگانی بہت ہے

میں فضول باتوں سے اجتناب کرتا ہوں
میرے انداز میں شعلہ بیانی بہت ہے

......☆......

ہماری آنکھوں سے آنسو رواں رہتے ہیں
آپ نہ جانے آج کل کھوئے کہاں رہتے ہیں

جب کئی دنوں سے تمہاری خبر نہیں آتی
پھر ہم کئی دن اسی طرح پریشاں رہتے ہیں

یہ سب تمہاری الفت کا کمال ہے جاناں
جو اس عمر میں بھی ہم جواں رہتے ہیں

......☆......

اسے جب میرا خیال آتا ہو گا
اس کے حسن پہ جمال آتا ہو گا

ندامت سے چھپاتی ہوگی چہرہ
اسے ایسا بھی کمال آتا ہو گا

غم خوشیوں میں بدلیں گے
جلد وہ بھی سال آتا ہو گا

......☆......

مجھ جیسا اک ناسمجھ اپنا یار ہو گیا ہے
ہم سے یاری کر کے سمجھدار ہو گیا ہے

آنکھوں میں نیند نہیں دل کو قرار نہیں
اس سے پوچھیں گے کیا ہمیں پیار ہو گیا ہے

اب تو جینا مرنا اسی کے دم سے ہو گا
آج سے وہ میری زندگی کا مختار ہو گیا ہے

......☆......

مجھے پیاری لگتی ہے صورت اس کی
مجھ سے ملتی جلتی ہے طبیعت اس کی

حور پریاں اس کے حسن پہ رشک کریں
ایسی دل کش لگتی ہے رنگت اس کی

لگتا ہے ہماری جوڑی آسماں پہ بنی ہے
میرے جیسی ہے ہر اک عادت اس کی

......☆......

کسی ملک کا تخت وتاج نہیں چاہیئے مجھے
اپنی الفت کا کوئی خراج نہیں چاہیئے مجھے

ساتھی بھی کوئی بد مزاج نہیں چاہیئے مجھے
رہنے کے لیے غنڈہ سماج نہیں چاہیئے مجھے

پھولوں بھری زندگی بڑی پیاری لگتی ہے مجھے
اس میں کانٹوں کا امتزاج نہیں چاہیئے مجھے

......☆......

منزل سے بھٹکے ہیں راہ بر نہیں ملتا
کم تر ملتے ہیں کوئی معتبر نہیں ملتا

جس پہ ہم دونوں کے نام لکھے تھے
اس دشت میں کہیں وہ شجر نہیں ملتا

دل کے چور کی کئی دنوں سے تلاش ہے
نہ جانے کہاں ہوگا وہ ستمگر نہیں ملتا

......☆......

اس کی سوچوں میں کچھ ایسے کھو گئے
اپنی ہستی سے سدا کے لیے بیگانے ہوگئے

کل رات اس کی یادوں کی ایسے بادل برسے
جو میرے دل کے سبھی زخموں کو دھوگئے

......☆......

اگر ہمیں بھی کسی کی چاہت مل جاتی
ہمارے دل کو تھوڑی راحت مل جاتی

ہم حالات کے پیچ وخم میں الجھے رہے
ورنہ ہمیں بھی پیار کی دولت مل جاتی

زندگی بھر کا ہم دونوں کا ساتھ ہوتا
جو تمہارے ساتھ ہماری قسمت مل جاتی

......☆......

یہ حقیقت ہے کے میں اسے پا نہیں سکتا
تو کیا اس کا خیال بھی دل میں آ نہیں سکتا

اس کا نعم البدل ڈھونڈتے اک زمانہ گزرا
اس جیسا حسیں کہیں سے لا نہیں سکتا

اسے چاہا مرتے دم تک اسے چاہیں گے
اب کوئی اور آنکھوں میں سما نہیں سکتا

......☆......

کھانے کو کچھ نہیں ہوتا جس گھر میں
وہاں محبت کا جنون نہیں ہوتا سر میں

ایسے لوگ مفلسی کو چھپاتے ہیں
اپنی سفید پوشی کی سفید چادر میں

میرا یار مجھے پتھر سے تشبیہ دیتا ہے
یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہوں گُل تر میں

......☆......

آج تجھ پہ عیاں یہ راز کرتا ہوں
تیری دوستی پہ بڑا ناز کرتا ہوں

کہیں زباں دل کی چغلی نہ کردے
اس لیے گفتگو نہ دراز کرتا ہوں

تیرے ہجر میں بھی خوش رہتا ہوں
اسی سے اپنے دل کو گداز کرتا ہوں

......☆......

حقیقت میں تو ہی میری چاہت ہے
تیرے نام سے زندگی میں راحت ہے

تیرے غم نے مجھے اتنا لاغر کردیا
اب غموں سے گھری میری حیات ہے

اک تیرے سوا میرا کوئی محبوب نہیں
پڑوسن کی تخلیق تو فرضی بات ہے

......☆......

کبھی اس کا پیار گنوا دیتا ہوں
کبھی اس کی چاہت پالیتا ہوں

اپنے تخیل سے کچھ اسی طرح
میں ایک آدھ غزل بنا لیتا ہوں

......☆......

کسی دل پہ گر اپنی بھی حکمرانی ہوتی
اس کی چاہت سے روشن زندگانی ہوتی

خون دے کر اس کی محبت کا حق ادا کرتا
جو ہمارے مقدر میں بھی کوئی رانی ہوتی

......☆......

تمہیں اپنا بنا لیں یہی خواب ہمارا ہے
اس سے کم یا زیادہ نہ ہمیں گوارا ہے

تقدیر کا ہرستم مسکرا کر سہہ لیں گے
تم بن جینا پل بھر بھی نہ گوارا ہے

غم کے دشت میں تنہا جی نہیں سکتا
خدا کے بعد صرف تو ہی میرا سہارا ہے

......☆......

جب بھی نیا سال آتا ہے
مجھے تمہارا خیال آتا ہے

اداسی تبسم بن جاتی ہے
ہمیں یہ بھی کمال آتا ہے

ہر نقش ذہن سے مٹ جاتا ہے
تصور میں جب تیرا جمال آتا ہے

......☆......

وہ جب سے ہمارے ہمراز ہو گئے ہیں
اس دن سے بڑے فتنہ طراز ہو گئے ہیں

میری تنہا زندگی میں ان کے آنے سے
شامل دنیا کے نشیب و فراز ہوگئے ہیں

کئی حملوں سے جسے فتح نہ کر سکا
وہ چھمب جوڑیاں جیسا محاذ ہو گئے ہیں

......☆......

آج بڑے دنوں بعد مجھے یاد آئی تیری
جی چاہتا ہے دیکھوں جلوہ نمائی تیری

اپنے سائے سے بھی ڈر لگنے لگا ہے
مجھے دیوانہ کردے گی جدائی تیری

مجھ جیسے عاشق کو تڑپانا اچھا نہیں
تمہیں کہیں لے نہ ڈوبے خود آرائی تیری

......☆......

ہم نفرت کرنے والوں کو بھی پیار دیتے ہیں
چاہت کا امرت پلا کر نفرت مار دیتے ہیں

جو پیار بھرے لمحے ہم سے قید نہیں ہوتے
ان کے سہارے ہم لوگ جیون گزار دیتے ہیں

پیار کرنے کا یوں صلہ ملتا ہے زمانے میں
دل کو بے چینی اور آنکھوں کو انتظار دیتے ہیں

......☆......

ہماری محبت کا آغاز تو ہوا انجام نہ ہوا
زندگی بھر ہم سے صرف اتنا کام نہ ہوا

ہمیں ہر بات میں تم نے مجرم ٹھہرایا
تمہارے سر تو کوئی بھی نہ الزام ہوا

سنا ہے وہ عشق حقیقی نہیں ہوتا
جس میں کوئی عاشق بدنام نہ ہوا

......☆......

اے دوست آج اتنی سی تو خیرات کر لے
نئے سال کی خوشی میں ملاقات کر لے

میرے پاس آ کر کھل کر ہر بات کر لے
جو دل میں ہے دور وہ شکایت کر لے

ویلن ٹائن ڈے بھی آنے والا ہے جاناں
نئی روشنی کی طرح تقلید روایات کر لے

......☆......

بزم سخن سجی ہے تو دیوانے آئیں گے

شمع جلی ہے تو پروانے بھی آئیں گے

محبت میں تم ہمیشہ ثابت قدم رہنا دوست

لوگ ہماری چاہت کو آزمانے آئیں گے

موسم ہجر میں تم یوں اداس نہ رہنا

دیکھنا ایک دن وصل کے زمانے آئیں گے

......☆......

جو کہتا تھا ہمارا اپنا اک جہاں ہوگا

میرا وہ یار آج نہ جانے کہاں ہوگا

روح کی گہرائیوں میں بسایا ہے تمہیں

تیرے بن زیست کا نہ کوئی پاسباں ہوگا

جہاں تیرے انتظار میں چراغاں رہتا ہے

وہ تیرے یار اصغر کا ہی مکاں ہوگا

......☆......

تاریکی میں راہ دکھاتے ہیں یاد کے جگنو
تنہائی میں اب خود سے ہوتی ہے گفتگو

میرے گھر کے صحن میں جتنے پھول کھلے ہیں
مجھے ان سے آتی ہے تیری خوشبو

مجھے کہیں اورنہ تلاش کرتے رہنا
ذرا اپنے دل میں جھانک کر دیکھ لے تو

......☆......

تمھیں کیا بتائیں کیا حال ہمارا ہے
تیری جدائی نے جیتے جی مارا ہے

میرے سر تمہارے بڑے احسان ہیں
جن کا ابھی تک نہ قرض اتارا ہے

اب کسی کام میں دل لگتا ہی نہیں
ہر پل تمہاری سمت دھیان ہمارا ہے

......☆......

ہم نفرت کرنے والوں کو بھی پیار دیتے ہیں
چاہت کا امرت پلا کر نفرت کو مار دیتے ہیں

جو پیار بھرے لمحے ہم سے قید نہیں ہوتے
ان کے سہارے ہم لوگ جیون گزار دیتے ہیں

پیار کرنے کا یوں صلہ ملتا ہے زمانے میں
دل کو بے چینی اور آنکھوں کو انتظار دیتے ہیں

......☆......

کچھ لوگوں کی ایسی تقدیر ہوتی ہے
جن کے ہر کام میں تاخیر ہوتی ہے

کسی حیلے سے وہ بدل نہیں سکتی
جو انسان کے مقدر کی تحریر ہوتی ہے

موت جہاں لکھی ہے وہیں ہونی ہے
اس کے لیے کوئی نہ تدبیر ہوتی ہے

......☆......

کیا کہیں کتنا تم سے پیار کرتے ہیں
ہم اپنی زندگی تم پہ نثار کرتے ہیں

سوئی ہوئی تنہائیوں کے کانوں میں
ہم تمہارے نام کی پکار کرتے ہیں

زندگی میں نشاں نہیں رہا خزاں کا
تیری یاد سے اسے باغ و بہار کرتے ہیں

......☆......

کانوں میں اس کی ندا نہیں آتی
خیالوں میں اب وہ صدا نہیں آتی

غم ہی غم ملتے رہے زندگی بھر
نصرت کا سندیس لے کر صبا نہیں آتی

کسی دل میں ہمیں کیسے جگہ ملے
کسی دل کو جیتنے کی ادا نہیں آتی

......☆......

محبت نا کرنا باباجی نے یہ وصیت کی ہے
کرو تو امیر سے ناصح نے یہی نصیحت کی ہے

سبھی بزرگ ہمیں محبت کے گر سکھاتے رہے
کیا خوب انہوں نے ہماری تربیت کی ہے

سبھی لوگ اپنے تجربے کی بات کرتے ہیں
میرے خیال میں یہ بات طبیعت کی ہے

آرزو ہے کے میرا نام عاشقوں کے ساتھ آئے
دن رات اب تلاش اک من کے میت کی ہے

محبت کے میدان میں جب آ ہی گئے ہو اصغر
اب تمہیں کیا فکر ہار یا جیت کی ہے

......☆......

دورِ حاضر کے عشق کا اتنا ہی افسانہ ہے
معشوق کی ڈانٹوں کے سوا کچھ نہ کھانا ہے

آج میرے یار گامے کی شادی ہے
ابھی سے جا کر خیالی پلاؤ بھی پکانا ہے

پیار کے ساگر میں کشتی جو اتاری ہے
محبت کے سمندر میں غوطہ بھی لگانا ہے

میرے دل میں چھل پہل ہے حسینوں کی
کیسے انہیں چھیڑوں ساتھ میں تھانہ ہے

میرے تخیل کے ابھی بال و پر نہیں نکلے
جس طرح بھی ہو اسے ہم نے اڑانا ہے

......☆......

رانجھے کی شان ہے ہیر کے ساتھ
غزل پیاری لگتی ہے میر کے ساتھ

وہ دودھ کی دھاریں کیا بخشوائے گا
جو بچہ پلا نہیں ماں کے شیر کے ساتھ

افسانوں میں تو سب ممکن ہے لیکن
مفلس شادی کر نہیں سکتا امیر کے ساتھ

میں نے یہ پوچھا آپ فون کیوں نہیں کرتے
بولی باتیں کرتی رہتی ہوں تیری تصویر کے ساتھ

اصغر کے لیے ہم عمر رشتے کی تلاش میں
جھوٹے مرید بھی شامل ہیں جعلی پیر کے ساتھ

......☆......

میں نے کہا آپ سے ملنے کو بے قرار ہے دل
جواب آیا آپ جیسے مفلس سے ملنا ہے مشکل

میں نے کہا آپ مجھے ایک بار تو آزمایئے
جواب آیا ہمیں اب اور سبز باغ نہ دکھایئے

میں نے کہا آپ سے صرف ایک ملاقات کرنی ہے
جواب آیا اب ہم نے نہ آپ سے بات کرنی ہے

میں نے کہا کئی سالوں سے آرزو وصال ہے
جواب آیا تجھ جیسے جھوٹے سے ملنا محال ہے

میں نے کہا میرے ساتھ محبت بھری گفتگو کیجیئے
جواب آیا پہلے آپ اپنی زبان کا وضو کیجیئے

......☆......

ہمیں بڑی پیاری لگتی ہے خاتون زر والی
ہمیں بھی بیماری ہے مصطفیٰ کھر والی

ہمیں تو ایسے پھوٹے نصیب ملے ہیں
اپنے مقدر میں باہر والی ہے نہ گھر والی

دکھی لوگوں میں خوشیاں بانٹتے بانٹتے
ہمیں بھی لگ گئی ہے بیماری پیار والی

لگتا ہے اب اصغر کی لاٹری لگنے والی ہے
مجھے خواب میں ملتی ہے حسینہ نئی کار والی

......☆......

میرے دل میں جب تمہارا خیال ہوتا ہے
خوف کے مارے میرا برا حال ہوتا ہے

یہ دنیا سدا اسی کے گُن گاتی رہتی ہے
جس کی جیب میں زیادہ مال ہوتا ہے

کسی استانی سے محبت کرنے کے بعد
مجھ جیسے غریب کا جینا محال ہوتا ہے

اصغر کی شاعری کو پڑھنے کے بعد
کئی لوگوں کا چہرہ لال ہوتا ہے

تمہاری سوچیں اصغر کو یوں گھیرے ہیں
جیسے کسی شکاری کا جال ہوتا ہے

......☆......

کوئی دولت مند یار ہوتا اگر
چمک جاتا پھر اپنا بھی مقدر

ہم بھی قسمت پہ رشک کرتے
پھولوں بھری ہوتی ہر راہ گزر

جب سے تیری محبت کا چشمہ پہنا
اب مجھے کچھ آتا نہیں ہے نظر

ہماری میٹھی میٹھی باتیں سن کر
پیار سے سب لوگ کہتے ہیں شکر

اپنا یار فیقا بھی پیشہ ور قاتل ہو گیا
کبھی مارا کرتا تھا مکھیاں اور مچھر

......☆......

ایسا لگتا ہے کہ موسم بہار آرہا ہے
اسی لیے میری شاعری میں نکھار آرہا ہے

دل کے بازار میں بھیڑ لگی رہتی ہے
یوں محسوس ہوتا ہے کوئی تہوار آرہا ہے

ہم نے انہیں دل کی بات کہہ دی ہے
اس بے قرار دل کو اب قرار آرہا ہے

میری غزل کا مطلع سنتے ہی وہ بولی
خدا کے لیے بس کرو مجھے بخار آرہا ہے

اس کی سہیلی میری صورت دیکھ کر بولی
اصغر مجھے تجھ پہ بہت پیار آرہا ہے

......☆......

ہمیں بھی شوق تھا شادی بیاہ کرتے
ٹکر کا کوئی ساتھی نہ ملا ہم کیا کرتے

رقیبوں نے یہ حسرت پوری نہ ہونے دی
جو لوگ ہماری شاعری پہ واہ واہ کرتے

شیطان کی خالہ بھی توبہ توبہ کرتی
جب ہم اپنے نئے محبوب کی ثنا کرتے

وہ پڑوسنیں آج مجھے پاگل کہتی ہیں
جن کی خاطر رہے اپنی دولت تباہ کرتے

پڑوسن کی ساس گر میری محبوبہ ہوتی
اس کی دونالی بندوق سے ٹھاہ ٹھاہ کرتے

......☆......

مجھ سے آنکھیں بے شک نہ چار کر
مگر مجھ سے ملنا تو نہ دشوار کر

ایسا محبوب ڈھونڈنے سے نہ ملے گا
میری اس بات کا خدا کے لیے اعتبار کر

جانتا ہوں تجھے مجھ سے نفرت ہے
میری دوستی کے لیے خود کو تیار کر

ہر روز کھانا بے شک باسی کھلایا کر
لیکن باتیں تو مجھ سے ذرا مزے دار کر

تیری نفرت انتہا کو پہنچ چکی ہے
تجھے سکوں ملے گا مجھے مار کر

......☆......

کل پڑوسن کو جو بلایا سیٹی بجا کر
بولی لوگ دیکھ رہے ہیں کچھ حیا کر

صبح بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا
کہاں گئی تیری سیٹی بولی مسکرا کر

میں نے کہا اب سیٹی بجانے سے ڈرتا ہوں
سیٹی بجاتے ہی تیرا کتا چلا آتا ہے دم دبا کر

دیکھ ابھی میرے پیار کی حامی بھر لے
نہیں تو مر جاؤں گا میں گڑ کھا کر

اس پہ وہ بولی اظہار ایسے ہوتا ہے
مجھے تم سے پیار ہے کہتے ہیں گڑ گڑا کر

......☆......

ہم نے بھی محبت کا کھیل کھیلا ہے
دل میں لگا ہوا خوشیوں کا میلہ ہے

دولت سے خوشیاں خریدی جاتی ہیں
مگر ہماری جیب میں نہ دھیلا ہے

وہ ہمارے سر پہ سوار رہتے ہیں
ہمارا سر ہے یا کوئی ٹھیلہ ہے

ہم نہ مجنوں ہیں نہ ہی رانجھے
اور نہ ہی کوئی اپنی لیلیٰ ہے

گاجر مولی کی طرح ارماں آتے ہیں
میرا دل ہے یا سبزیوں کا تھیلہ ہے

سبھی دوستوں کو دو دو ساتھی ملے
مگر اصغر غریب ابھی تک اکیلا ہے

......☆......